کاتبِ وحی خلیفۃُ المسلمین صحابیٔ رسول
فاتحِ عرب و عجم محسنِ اسلام

سیدنا حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان

کے

ابو معاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ انسان ہی نہیں ہے بدگمان ہو جو صحابہؓ سے
کہ انسان تو انہیں انسانیت کی جان کہتے ہیں

کاتب وحی، خلیفۃ المسلمین، صحابیِ رسول، فاتح عرب و عجم، محسن اسلام
سیدنا حضرت امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے

اسمِ معاویہ رضی اللہ عنہ

پر علمی و تحقیقی جائزہ

مؤلف
ابومعاویہ مسعود الرحمن عثمانی

نام کتاب : اسم معاویہ رضی اللہ عنہ

مؤلف : ابومعاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

سیٹنگ : حافظ ناصر محمود

تصحیح وتصدیق : حضرت علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم
صدر مدرس جامعہ حیدریہ خیر پور سندھ

〃 : مولانا قاری محمد رفیق صاحب دامت برکاتہم
سابق مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

کل صفحات : 128

قیمت : 150 روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لاہور 0300-4443817,0332-2460565

☆ مکتبہ شہید اسلام لال مسجد اسلام آباد

☆ مکتبہ مدنیہ البدر پلازہ فوارہ چوک ایبٹ آباد

☆ مکتبہ لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

اللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑا مبارک، مقدس نام ہے۔ ناچیز کو ملک بھر میں اس مقدس محترم نام پر دو دو اڑھائی اڑھائی گھنٹے خطاب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے دوران مطالعہ ایسے علمی نکات نظر سے گزرے تو دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اس مقدس نام پر کتاب لکھی جائے...... لیکن یہ خطا کار و گناہگار اس پر سوچتا ہی رہا کہ متعدد حضرات کی کتابیں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تحریر ہو کر مارکیٹ میں آ گئیں۔ تو پھر بندہ ناچیز کے ذہن میں اللہ پاک نے اس مظلوم صحابی رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام پر کچھ لکھنے کا جذبہ پیدا فرما دیا تو آج اس کا آغاز اس حال میں کر رہا ہوں کہ جب ایک طرف وجود جیل کی سلاخوں میں اسیر ہے اور ذہن لال مسجد میں ہونے والے مظالم پر مغموم ہے خیر رب تعالیٰ کی توفیق سے ابتدا ہوئی ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قدسی جماعت میں سے امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، فاتح شام وقبرص، خال المسلمین حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی اور خلیفہ راشد ہیں۔ جن کا دور خلافت مقاصد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکملہ اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی تفسیر کا آئینہ ہے۔ نسبی رشتہ کے لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی جناب عبداللہ کے دادا عبد مناف پر نسب جا ملتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی بھی ہیں۔ کاتب وحی بھی ہیں۔ ہم راز رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین بھی ہیں۔ محبوب خدا و محبوب مصطفیٰ بھی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ہیں، جنتی بھی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خاندانی شرافت وعظمت میں ممتاز، شرف صحابیت، ایمان و ایقان، تقویٰ و زہد، سخاوت، شجاعت، دیانت، امانت میں ممتاز اور اپنی مثال آپ تھے۔ بلکہ

یہ کہا جائے تو مبالغہ اور غلط نہ ہوگا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کی ان چند نامور ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ جن کے احسانات سے امت کبھی بھی سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

آہ! افسوس صد افسوس اس تمام تر شرف و فضل کے باوجود اسلام کی اس مظلوم شخصیت کو ہر طرف سے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تمام حقیقت پر مبنی محاسن وکمالات اور عظیم کارناموں کو فراموش کر دیا گیا۔ ان کے قابل احترام رشتوں کا کوئی لحاظ کئے بغیر ان کے فضائل و مناقب کو زبان پر لانا گناہ عظیم تصور کرا دیا گیا۔ معاذ اللہ ان کے ایمان کو نفاق، سخاوت کو خیانت، خشیت الٰہی کو ریاکاری۔ تدبر و سیاست کو مکر و فریب اور عدل و انصاف کو ظلم کا نام دیا گیا حتی کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جن کی موت کو نفاق اور عیسائیت کے ساتھ تشبیہ دی گئی پھر اس مظلوم صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد بھی آج تک بخشا نہیں جا رہا۔ اس عظیم صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قبیح تیشے چلانے والے کچھ تو ازلی ابدی جہنمی لعین شیعہ روافض ہیں۔ اور المیہ یہ ہے کہ ان مذکورہ غیر مسلموں سے متاثر ہو کر کچھ سنّی لبادہ میں بھی خباثت کا پر تعفن لٹریچر لکھ گئے جیسا کہ مودودی اور محمود ہزاروی۔ جس کے نتیجے میں سنّیت کا ایک وافر حصہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بدظن ہو کر ان کی شخصیت تو شخصیت ان کے نام تک سے خار اور (معاذ اللہ) عار محسوس کرنے لگا۔ مزید زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے لاہور کے اغلظ مصنف غلام حسین نجفی ملعون نے اسم مبارک معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی کی انتہائی غلط اور شرمناک تفسیر کی کہ دل کانپ اٹھتا ہے، کہ اس کافر کو خدائے قہار و جبار کا خوف بھی پیدا نہ ہوا...... چنانچہ ان چند سطور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لگائے گئے الزامات اور اعتراضات میں سے صرف آپ کے مبارک نام کے متعلق کچھ وضاحت اور حقیقت اختصار کے ساتھ تحریر کی جائیگی تا کہ اہلسنت جو غلط پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اس نام سے بیزاری اختیار کر چکے ہیں وہ اس مقدس نام کے لئے بے قراری اختیار فرما سکیں......

بندہ ناچیز نے اس کتاب میں "اسم معاویہ" پر اپنی کم علمی اور ہر قسم کے حقیر حیثیت کے باوصف جیل کی سلاخوں میں مشکلات اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود محض اللہ کے فضل

وکرم سے قلم اٹھایا اور بحمد اللہ تعالیٰ اسم معاویہ کی لغوی تحقیق اور اس نام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم میں سے کئی افراد کا نام معاویہ ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی نام سے مخاطب کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ کر بلانا......اور دعائیں دینا دلائل سے ثابت کیا ہے......نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم، تابعین تبع تابعین اولیاء کرام، علماء کرام، مفتیان میں سے کسی سے بھی اس نام کی مخالفت کا ثابت نہ ہونا......بھی......اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نام معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کا معنی......ومفہوم سب درست ہے......اور دشمن معاویہ رضی اللہ عنہ کا پراپیگنڈہ سب غلط ثابت کر کے ان کے طعن کا مسکت ودندان شکن جواب دیا گیا ہے......اور الزامی جواب کی صورت میں خمینی کا معنی لفظ شیعہ......اور......رافضی......کا معنی کر کے اہل تشیع کو ان کا آئینہ بھی دکھا دیا گیا ہے......تا کہ دشمن کو اس انداز میں جواب ہو جس سے اس کو تکلیف ہو......اور انشاء اللہ انجکشن کا اثر نمایاں نظر آئے گا......مزید یہ کہ علماء کرام سے درخواست ہے کہ کسی جگہ کوئی علمی یا حوالہ کی کمزوری محسوس فرمائیں تو مطلع فرماتے ہوئے اصلاح فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے......قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دیگر اہلسنت کو بھی مطالعہ کروائیں تاکہ دشمن معاویہ رضی اللہ عنہ کے پراپیگنڈے کا رد کرنے میں اور نام معاویہ رضی اللہ عنہ کا پرچار کرنے میں آپ کا کردار بھی شامل ہو جائے......اور انشاء اللہ یہی کردار عند اللہ نجات کا سبب بنے گا......اللہ پاک ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور غلامی صحابہ رضی اللہ عنہم، محبت صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہمارے لئے نجات کا سبب بنائے۔ آمین! ثم آمین!

ابو معاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

حال اسیر ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم اڈیالہ جیل راولپنڈی

۶ جولائی ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور سید الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد عرض کرتا ہوں کہ بندہ حقیر وفقیر کس زبان وقلم سے شکر ادا کرے۔ اس رب ذوالجلال اور منعم حقیقی کا کہ جس نے اپنے اس گناہگار وسیاہ کار کو اپنے خاص فضل وکرم سے توفیق بخشی کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقدس نام ''اسم معاویہ رضی اللہ عنہ'' پر تنقید کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دینے کی۔

ہے زباں میری اگر، اس میں ہے صدا تیری
نغمہ زن تو ہے، میرے ساز میں رکھا کیا ہے؟

اور میں اس اپنی عاجزانہ کاوش کا انتساب **حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک، محترم نام کرتا ہوں کہ جن کی تعلیم و تربیت اور احسان عظیم سے امت مسلمہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی قدسی صفات اور معیار ایمان جماعت ملی۔ اور اس جماعت کے جلیل القدر صحابی کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے جن کی ۱۹ سالہ سعی نے خلفائے راشدین کے دور کی یادیں تازہ کرتے ہوئے اسلام کو لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا مصداق بناتے ہوئے پوری دنیا پہ اسے غالب اور نافذ کر کے دکھایا...... یہ سب اللہ کا فضل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان تھا۔

ابو معاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائی تعارف

نام:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کنیت:

ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

والد گرامی:

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی

والدہ ماجدہ:

حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

ولادت باسعادت:

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سال قبل ہوئی۔

اسلام:

عمرۃ القضاء سے قبل اسلام قبول فرما چکے تھے۔فتح مکہ کے موقع پر ظاہر فرما کر اپنے اسلام لانے کا باقاعدہ اعلان فرما دیا۔اور مقام صحابیت پر فائز ہوئے۔

خاندان:

بنوامیہ سے تعلق تھا یہ خاندان اپنی نسبی شرافت، حرب وضرب اور اسلامی خدمات میں ممتاز خاندانوں میں شمار ہوتا تھا۔

رشتہ داریاں:

خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم (ہاشم) سے بہت قریبی رشتہ داریاں تھیں۔خصوصاً حضرت

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت امیر معاویہ برادر نسبتی اور ایک لحاظ سے ہم زلف بھی تھے۔

شرف وعزت:

قرآن پاک کی کتابت کی عظیم سعادت حاصل ہے۔اس لئے کاتب وحی بھی ہیں۔خود بھی صحابی رضی اللہ عنہ ،والد بھی صحابی رضی اللہ عنہ ،والدہ بھی صحابیہ رضی اللہ عنہا،ہمشیرہ بھی صحابیہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین ہیں۔

مدت ولایت وخلافت:

مدت ولایت 20 سال ،مدت خلافت 19 سال اور علاقہ چین سے لے کر پرتگال تک 64 لاکھ 65 ہزار مربع میل۔

عمر مبارک:

63 سال ہے۔

عظمت وشان معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کی نظر میں

قرآن مجید میں ساڑھے سات سو آیات میں تقریباً صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان وعظمت کو رب تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے! ان کے ایمان، تقویٰ، طہارت، امانت، دیانت، صداقت کی گواہی اللہ رب العزت نے دی ہے۔ اور اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ ۔ جیسے صفات حسنہ، حمیدہ سے متصف کیا ....اس ساری شان وعظمتوں کے مصداق اور مراد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی ہے۔

مثلاً

اگر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا
پکا سچا مومن کہا تو ان پکے سچے مومنوں میں سے ایک مومن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں

اگر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
کامیاب لوگوں کی جماعت کہا تو ان میں سے ایک کامیاب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

اگر رب العالمین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
پرہیزگاروں کی جماعت کہا تو ان پرہیزگاروں میں ایک پرہیزگار امیر معاویہ بھی ہیں۔

اگر اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ
سچوں کی جماعت کہا تو ان سچوں میں ایک سچا امیر معاویہ بھی ہیں۔

اگر رب السمٰوٰت والارض نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ
ہدایت یافتہ جماعت کہا تو ان میں ایک راشد ہدایت یافتہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
میں ان سے راضی یہ مجھ سے راضی۔ تو اللہ کی رضا حاصل کرنے والوں میں سے ایک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى
جنتی ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ تو ان جنتیوں میں سے ایک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

اگر رب تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا

جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اقتداء کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔ تو ان میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنے والا بھی ہدایت پائے گا۔ اور بطور خاص فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ اس آیت کے مصداق بحیثیت کاتب وحی ہونے کے بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ گویا ان ساری عظمتوں و شانوں کے مصداق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

جس طرح اللہ تعالیٰ کی نظر میں صحابہ کرام اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان بہت بلند و بالا ہے۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان بہت بلند و بالا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و فرامین کی نظر میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں مجموعی طور پر جو کچھ بھی کہا گیا ہے ان سب اوصاف، عظمتوں و شانوں کا مصداق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی ہے۔ مثلاً

"اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم"

"میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

ان ستاروں میں ایک ستارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی ہے۔ ان کی اقتداء بھی ہدایت کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح انفرادی طور پر بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ فرمایا جس کی تفصیل آگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اسم معاویہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب کرنے کے ذکر میں موجود ہے۔

مثلاً...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ھادی بنا مھدی بنا اور لوگوں کو ان کے ذریعہ ہدایت عطا فرما...... اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما۔ اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔ اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم و حلم سے پُر فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں اسی کو دیتے جس کو اس کا مستحق سمجھتے تھے۔ اور جسے زبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کثرت سے دعائیں مل جائیں اس کی سعادتوں و عظمتوں کا کیا کہنا۔

اللہ تعالیٰ کے رسول عربی، ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں علیحدہ علیحدہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان سمجھنے کے بعد اس روایت پر غور فرمائیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

''حضرت ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی ہمشیرہ ہیں۔ایک دن اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سر کو دبا رہی تھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دیکھ کر فرمایا۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا! کیا تم معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتی ہو؟ آپ بولیں کیوں نہیں ؟ بھلا کون ایسی بہن ہے جو اپنے بھائی کو محبوب نہ رکھتی ہو! یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

فَاِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُحِبَّانِهٖ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں

(تطہیر الجنان)

ظاہر ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہوگا وہ یقیناً اللہ کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی محبوب رکھتا ہوگا۔

عظمت وشان معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق کی نظر میں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب قرآن وسنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکابرین امت کی نظر میں آپنے پڑھے۔مزید یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور قریشی، ہاشمی خاندان سے نسبی رشتوں وتعلقات کی سعادت بھی حاصل ہے جس کا مختصر تذکرہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی ہیں اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی سگی ہمشیرہ ام لمؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ طیبہ ہیں جنہیں ام المومنین ہونے کا شرف عظیم حاصل ہے۔

(۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف بھی ہیں اس نسبت سے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں ان کی بہن قریبۃ الصغریٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں۔

(۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی کے بیٹے حارث بن نوفل کے نکاح میں تھیں ان کے بیٹے کا نام محمد ہے۔

(۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشدامن (ساس) اور حضرت علی اکبر رحمہ اللہ کی نانی ہیں۔(جو کہ شہید کربلا ہیں)

(۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ولید بن عتبہ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چچازاد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی پوتی لبابہ بنت عبیداللہ سے ہوا۔

(۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ابا القاسم بن ولید کا نکاح حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی پوتی رملہ بنت محمد بن جعفر سے ہوا۔

(۷) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ولید بن عبدالملک کا نکاح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پوتی نفیسہ بنت زید سے ہوا۔

یہ چند مثالیں ہیں ورنہ کتب انساب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش و ہاشم کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے خاندان بنوامیہ کے بے شمار نسبی و مذہبی رشتے وروابط موجود ہیں جوان کی ذاتی وخاندانی شرافت وسعادت اوراسلامی خدمات پر دلالت کرتے ہیں۔اور مخالفت کرنے والوں کے لئے نشان عبرت ہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت کا دُرُود شریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

فائدہ: جومسلمان مرد یاعورت شب جمعہ میں دورکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد 35 مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ھواللہ احد) پڑھے اورنماز کے بعد ایک ہزار بار مذکورہ بالا درود شریف پڑھ کر دعا کرے تو اگلا جمعہ آنے سے قبل خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اور زیارت کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیں گے۔(ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 53)

عظمت وشان معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکابرین امت کی نظر میں

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بدلے دس شیعہ فروخت کرنے پر تیار تھے ۔ (نہج البلاغہ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ **لاتکرھوا امارۃ معاویۃ** رضی اللہ عنہ۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو مکروہ مت جانو۔ کیونکہ اگر یہ امارت نہ رہی تو تم دیکھو گے کہ تمہارے سروں کو تمہارے دوش سے حنظل کی طرح زائل کر دیا جائے گا۔ (المصنف لابن شیبہ)

☆ جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہو تو تم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع کرنا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا عادل وحقانی فیصلے کرنے والا کوئی نہ دیکھا۔ (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

☆ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھنے والا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہیں دیکھا۔ (حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ)

☆ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

☆ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی کو حکومت کے لئے موزوں نہیں پایا۔ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

☆ **لا تذکروا معاویۃ الا بخیر**۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ خیر وخوبی کے بغیر مت کرو! کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں ہدایت کی دعا فرماتے ہوئے میں نے خود سنا۔ (حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک کی مٹی صد ہزار

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر ہے۔ (ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پردہ ہیں جو شخص اس پردہ کو کھول دے تو پھر وہ ہر چیز پر جرأت کر سکتا ہے۔ (حضرت ربیع بن نافع رحمۃ اللہ علیہ)

☆ تم لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار واعمال کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ دیتے کہ یہی مہدی ہیں۔ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ودیگر ائمہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کی طرح ہے۔ اور ایسا کرنے والے کو قتل کیا جائے۔ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والے پر خدا، رسول، فرشتوں کی لعنت ہو۔ (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے راستہ میں بیٹھے ہوئے ان کی سواری کی دھول مجھ پر پڑ جائے تو نجات کے لئے کافی ہے (شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں میں سب سے اول و افضل بادشاہ ہیں اور امام برحق ہیں۔ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حقوق اللہ وحقوق العباد کے پورا کرنے والے خلیفہ عادل تھے۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جو طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والا جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز حرام ہے۔ (احمد رضا خان بریلوی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شیعہ اوران کے ایجنٹوں کی نظر میں

ہر ذی عقل اور ایماندار شخص کے لئے یہ سمجھنا آسان ہے کہ جس شخصیت کی عظمت وشان اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرین امت بیان فرمارہے ہیں۔اوران سے اپنی محبت کا اظہار فرمارہے ہیں ۔ایمان اور انصاف کا تقاضا ہے کہ ان کی عظمت وشان کو بلا چون و چراں قبول کرتے ہوئے ان سے محبت وعقیدت کو اپنے ایمان کی جان سمجھے اور مسلمان الحمدللہ ایسا ہی کرتے ہیں لیکن دوسری طرف دیکھئے۔کہ جس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف

اللہ تعالیٰ فرمائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں

ائمہ کرام......اکابرین امت فرمائیں

اس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوشیعہ معاذ اللہ تنقید وتنقیص کا نشانہ بناتا اور تکفیر بھی کرتا ہے۔کبھی نام میں،کبھی کردار میں نقص نکالتا ہے......اور بعض اہلسنت کے لبادہ میں بھی شیعہ کی ایجنٹی کرتے ہیں......تو اب فیصلہ فرمائیں کہ جو شیعہ کہتا ہے وہ صحیح ہے؟ یا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں وہ صحیح ہے۔یقیناً بات تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحیح اور حق سچ ہے۔تو پھر جو لوگ شیعہ کے لٹریچر سے متأثر ہو کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں وہ کیا تأثر دینا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے معاذ اللہ کم واقفیت رکھتے تھے اور شیعہ چودہ سو سال بعد زیادہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جانتا پہچانتا ہے۔یعنی جس رب تعالیٰ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیدا کیا اور جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت کی وہ تو کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان،تقویٰ،امانت ودیانت والے ہیں اور چودہ سو سال بعد شیعہ کہتا ہے کہ نہیں معاذ اللہ وہ ایسے نہیں تھے۔تُف تو اس ذہنیت پر ہے جو مسلمان کہلا کر بھی اللہ کی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کی بجائے شیعہ کی تنقید پر اعتماد کر

تا ہے...... عقل وخرد سے تہی دست، تہی دامن۔

اس عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے......اسی لئے کہنا پڑتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم ترین مگر مظلوم ترین صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حیرت وافسوس کی حد ہوگئی کہ جب اٹک کے ایک شخص نے شناختی کارڈ بنانے کے لئے نادرا کے دفتر میں درخواست دی تو درخواست وصول کرنے والے افسر نے جب نام دیکھا تو محمد معاویہ تھا......تو اس مسلمان افسر نے غصہ سے کہا کہ جاؤ اپنا نام بدل کر آؤ ورنہ میں معاویہ نام کا شناختی کارڈ نہیں بناؤں گا......(استغفر اللہ) یہ سب دشمن کے پروپیگنڈے کا اثر ہے......اور متعدد جگہ پر شان معاویہ رضی اللہ عنہ ''یا'' علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھائی بھائی کے نام سے ہونے والی کانفرنسوں کی سرکاری افسران یہ کہہ کر اجازت دینے سے انکار کردیتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ متنازعہ شخصیت ہے......اس کی ایک بڑی وجہ کالجز میں پڑھائے جانے والے معروضی سوالات اور سلیبس کی کتابیں بھی ہیں جن کو اکثر تاریخ کا مطالعہ کرنے والے پروفیسروں نے لکھا ہوتا ہے ان کتابوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق زہریلا مواد موجود ہوتا ہے جو کہ ذہنیت خراب کرنے کا سبب بنتا ہے۔

کراچی سے حافظ رمضان صاحب نے فون پر بندہ ناچیز سے سوال کیا کہ چند یونیورسٹی کے نوجوان ہیں جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بڑے غلط قسم کے خیالات کا اظہار کررہے ہیں ان کے لئے کوئی کتاب بتادیں تاکہ ذہن صاف ہوسکے۔ میں نے ان حافظ صاحب سے پوچھا کہ جناب یہ بتائیں کہ یہ نوجوان مسلمان ہیں یا شیعہ! انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ میں نے کہا پھر اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں آپ قرآن پاک سے شان صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق آیات سے ان کو سمجھادیں......مگر چند دن بعد حافظ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ جب میں نے ان مسلمان نوجوانوں کو قرآن پاک کی آیات سے مقام صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھانے کی کوشش کی تو وہ کہنے لگے کہ مولوی صاحب چھوڑیں یہ تو قرآن مولویوں کا لکھا ہوا ترجمہ ہے اصل تو تاریخ ہے (معاذ اللہ) یعنی کہ انہوں نے اللہ کے کلام

قرآن کو نظرانداز کر کے تاریخ کو قرآن کے مقابلہ میں اہمیت دی......اب آپ خود فیصلہ فرمائیں جس قوم کا یہ حال ہو کہ وہ اللہ کے کلام مقدس کے مقابلہ میں تاریخ کو اہمیت دے رہے ہیں وہ خاک مقام صحابہ رضی اللہ عنہم و مقام معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھیں گے اور وہ خاک صحابہ رضی اللہ عنہم کا احترام کریں گے۔

دُنیا و آخرت کی برکات کا حصُول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کیلئے اپنے وظائف و معمولات کے ختم پر یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 192)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم ترین مگر مظلوم ترین شخصیت

اس عنوان پر شاید بعض حضرات کو تعجب ہوگا۔ عظیم بھی اور مظلوم بھی مگر حقیقت ہے غور فرمائیں کی عظیم تو اس لئے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور بے شمار فضیلتوں اور عظمتوں اور شانوں کے مالک ہیں اور مظلوم ترین اس لئے کہ تنقید وظلم و ستم کا نشانہ آج تک بنے ہوئے ہیں۔

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا ...... بالخصوص حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرات آل یاسر حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت حسین رضی اللہ عنہم وغیرھم۔ان حضرات پر براہ راست ظلم ہوا یا تنقید کی صورت میں بعض بعض معاملات یا واقعات کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ۔لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کے ہر سلسلے ہر معاملے کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔اور ظلم در ظلم یہ کہ باقی حضرات کو غیر مسلم شیعہ روافض تنقید کا نشانہ بناتے ہیں مگر حضرت امیر معاویہ کو اپنوں کے لبادے میں بھی معاف نہیں کیا گیا۔آپ کے ہر معاملے پر تنقید ایک نظر میں...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے

☆ ایمان لانے کے معاملے .... پر تنقید

☆ صحابیت کے معاملے .... پر تنقید

☆ کاتب وحی ہونے کے معاملے .... پر تنقید

☆ چالیس سالہ دور ولایت وخلافت .... پر تنقید

☆ دور خلافت کا لائق اتباع کے معاملہ .... پر تنقید

☆ فضیلت وعظمت کے معاملہ .... پر تنقید

☆ بدعت کا الزام اور متبع سنت کے معاملے .... پر تنقید

☆ آپ کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ .... پر تنقید

☆ آپ کی والدہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا .... پر تنقید

☆ آپ کے خاندان بنوامیہ .... پر تنقید

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) .... پر تنقید

☆ صلح پر کدورت، حسن رضی اللہ عنہ سے صلح .... پر تنقید

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے کردار و اخلاق .... پر تنقید

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے انداز حکمرانی .... پر تنقید

☆ خون عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مطالبہ .... پر تنقید

☆ یوم وفات پر کونڈوں کی صورت میں مسرت کا اظہار کر کے .... تنقید

☆ قبر مبارک کی بے حرمتی کر کے .... اس انداز سے تنقید

☆ حد یہ کہ نفرت و بغض کی انتہا کہ آپ کے نام نامی اسم گرامی معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید

مذکورہ بالا تمام اعتراضات و تنقیدات کے جوابات علمائے محققین نے بڑی وضاحت و صراحت کے ساتھ دیئے ہیں۔ جن کی تفصیل دیگر کتب میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ چند ایک کتابوں کی نشاندہی آخر میں کر دی گئی ہے۔ یہاں صرف اسم معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کے معنی کے متعلق غلط پراپیگنڈے کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ اور حقیقت حال واضح کی گئی ہے۔ غلام حسین نجفی ملعون نے سیاست معاویہ رضی اللہ عنہ نامی کتاب ص ۸ اور خصائل معاویہ رضی اللہ عنہ نامی کتاب ص ۵۳۶ پر معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی (معاذ اللہ) بھونکنے اور کتیا کے لکھے ہیں۔

آیئے سابقہ صفحات میں بیان کردہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کو ذہن میں رکھ کر آپ ترتیب وار اگلے صفحات کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ بات سمجھ میں آئے گی اور دودھ کا دودھ اور زہر کا زہر واضح ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام رکھنے کا حکم اور طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی وھب الجشمی و کانت لہ صحبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمآء الانبیاء و احب الاسمآء الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن۔واصدقھا حارث و ھشام و اقبحھا حرب و مرة......(ابوداؤد)

ابو وھب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ''تم لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کے نام رکھا کرو۔اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔اور تمام ناموں سے سچے نام حارث (بہادر) اور ہمام (پرعزم،سخی) ہیں۔اور تمام ناموں میں برے نام حَربُ (جنگجو) اور مرّہ (کڑوا) ہیں (ابومرہ ابلیس کی کنیت بھی ہے۔کمافی القاموس)۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاسمآءِ الی اللہ تعالیٰ عبداللہ و عبدالرحمن ۔(ابو داؤد)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

عن ابی الدّرداءِ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیامة باسمآء کم و اسمآء ابائکم فاحسنوا اسمآء کم

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ''تم لوگ قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے بلائے جاؤ گے تو تم لوگ اچھے نام رکھا کرو!۔

سیرت حلبیہ ج ا ص ۷۸ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت کی وجہ سے اور میرے

نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس بچے کا نام "محمد" رکھے تو وہ شخص اور اس کا بچہ دونوں جنتی ہونگے۔

مذکورہ روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتو والدین کی ذمہ داری ہے کہ اس کا نام اچھا رکھیں۔ وہ نام اللہ کے نام کی نسبت سے ہوں۔ جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن یا پھر انبیاء کرام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام، اولیاء کرام کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ چاہئے تو یہی کہ نام بھی اچھا ہو اور معنیٰ بھی اچھا ہو اور یہی شرعی حکم اور مسلمانوں کا عقیدہ چلا آرہا ہے۔

لغت

ثانیاً: قابل غور بات یہ ہے کہ لغت کے اصول کے اعتبار سے اسماء اور اعلام میں ابتدائی لفظی معنیٰ مراد نہیں لئے جاتے۔ جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نسب نامہ میں۔ کلاب، چھٹی پشت پر نام موجود ہے۔ جس کا معنیٰ کرنے کی نہ ضرورت ہے، نہ کوئی جرأت کرسکتا ہے۔

اسی طرح اویس کا معنیٰ بھیڑیا۔ (بحوالہ مصباح اللغات)

الباقہ کا معنیٰ، گایوں کا ریوڑ۔.....................

الجعفر کا معنیٰ دریا، ندی، اور بہت دودھ دینے والی اونٹنی ....

عباس۔ عبوسیت کا لغوی معنیٰ، برامنہ بنانے والا، تیور چڑھانے والا۔............

اس طرح کی متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جس طرح ان مذکورہ ناموں کے معنیٰ اچھے نہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ نام رکھے گئے اور رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ برگزیدہ اور نیک اللہ کے ولیوں کے نام بھی ہیں مگر نہ ان ناموں کو رکھنے سے کسی نے آج تک باعتبار شریعت منع کیا ہے نہ ہی ترجمہ پر غور کرکے کسی نے تنقید کی ہے۔ اس لیے کہ یہاں معنی مراد ہی نہیں۔

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ شرعی حکم کے مطابق نام بھی اچھے رکھے جائیں۔ معنیٰ بھی اچھا ہو اور لغت کے اعتبار سے یہ ہے کہ اسماء اور اعلام میں ابتدأً لفظی معنیٰ مراد نہیں ہوتے تو اب سوال یہ ہے کہ:

''جب لغت کے اعتبار سے معنی مراد ہی نہیں تو شیعہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مبارک نام کا معنیٰ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی یا کیا ہے۔''؟

اگر وہ کہتے ہیں کہ ضرورت ہے تو کیا صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مبارک نام ہی اسکے لیے ملا ہے کہ وہ اس کا معنیٰ کر کے اپنے خبث باطن اور بدفطرت ہونے کا ثبوت دیں سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں نفرت ڈالنے کی سازش کریں وہ اس کے لیے اپنے ائمہ معصومین سے ابتدا کیوں نہیں کرتے۔ ا؟

مثلاً جیسا کہ امام حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے لغوی معنیٰ بنتے ہیں الباقر گایوں کا ریوڑ، یا، صرف، باقر، کے معنیٰ بنتے ہیں گائے۔ تو کیا شیعہ کل سے پورے ملک کے گلی کو چوں میں پھر کر یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ ہمارا امام گائے...... ہمارا امام گائے...... ہمارا امام گائے ......اور اسی طرح الجعفر کا معنیٰ کرتے ہوئے۔ ہمارا امام دودھ دینے والی اونٹنی ......دودھ دینے والی اونٹنی......نہیں کر سکتے۔ یقیناً نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایک پنجابی شاعر نے تو جعفر کے کئی معانی اپنے شعر میں بیان کئے ہیں مثلاً شاعر کہتا ہے

جعفر اتے جعفر چڑھیا، جعفر ٹریا جاندا سی
جعفر اس نے ہتھ وچ پھڑیا، جعفر کٹ کٹ کھانداسی

اس شعر میں جعفر بمعنیٰ خربوزہ، خر، چاقو استعمال ہو (اور ہمیں تو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں نہ ہم کرتے ہیں) تو جب وہ اپنے ائمہ کے نام کا معنیٰ نہیں کرتے (اور نہ ہی کرنا چاہیے) تو پھر صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مبارک نام کا غلط مفہوم بیان کر کے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی اجازت ہم بھی نہیں دے سکتے۔ یہ تو ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو صرف معاویہ ہی نہیں بلکہ صحابی رسول ہیں۔ کاتب وحی ہیں۔ خال

ا۔ یہ شیعہ کو الزامی جواب ہے ورنہ وہ بارہ بزرگ تو حقیقت میں ہمارے اکابر اور قابل قدر شخصیات ہیں شیعہ ان کو محض ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ ان بزرگوں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ تک کسی سے شیعہ کا نہ عقیدہ ملتا ہے نہ عقیدت ہے۔

المسلمین ہیں ان کے متعلق یہ کھلی گستاخی ہے۔ جو کہ مسلمان کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے ...... مزید یہ کہ ہم آگے چل کر خمینی کا معنیٰ لکھ کر ان کو آئینہ دکھا دیتے ہیں۔ انشاء اللہ۔ پھر پوچھنا کہ اب کیسا لگا۔

دوسروں پر جب تبصرہ کیجئے
سامنے آئینہ رکھ لیا کیجئے

بڑا جامِ کوثر عطا ہونا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

فائدہ: جو شخص یہ چاہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے بڑے پیمانہ کے ساتھ جام نوش کرے اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 97)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلط معنیٰ والا نام بدل دیتے

ثالثاً: تیسری بات قابل غور یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جو شخص کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بھی اگر صحیح نہ ہوتا تو تبدیل فرماتے اور ویسے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو نام ایسے آتے جو درست نہ ہوتے یا معنیٰ درست نہ ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبدیل فرما دیتے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔ (ترمذی و مشکوۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے (یعنی ان کی جگہ اچھے نام رکھ دیتے تھے)۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام قبل از اسلام عبد الکعبہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبد اللہ رکھا۔

عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم غَیّرَاسْمَ عَاصِیَةَ و قَالَ اَنْتِ جَمِیْلَة

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام عاصیہ تھا جس کا معنیٰ ہے نافرمان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جمیلہ رکھا۔ (ابوداؤد)

اسامہ بن خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان میں ایک شخص تھا۔ **ان رجلاً یقال له احرام**۔ اس کو ''احرام'' کہتے تھے۔ **فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمك** ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا۔ احرام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ۔ بلکہ تمہارا نام زرعہ ہوا۔ کھیتی اگانے والا۔

ایک شخص کا نام ابوالحکم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ابن شریح رکھا۔
ایک شخص کا نام حزن[1] تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہیل رکھا۔

---

[1] یہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام تھا، ان کو فرمایا کہ بدلو۔

ایک شخص کا نام عبد شہ تھا۔ آپ ﷺ نے بدل کر عبد خیر رکھا۔
ایک کا نام شہاب تھا۔ آپ ﷺ نے بدل کر ہشام نام رکھا۔
ایک کا نام حرب تھا آپ ﷺ نے بدل کر سلم رکھا۔
ایک لڑکی کا نام برّہ تھا آپ ﷺ نے بدل کر زینب رکھا۔
اور ایک کا نام مضطجع کو آپ ﷺ نے بدل کر منبعث رکھا۔

اور حضور اقدس ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر بچے کی ولادت ہوئی تو آپ ﷺ نے نام پوچھا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! کہ ان کے ابا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام ''حرب'' رکھا ہے (جنگجو)۔ آپ ﷺ نے بدل کر حسن رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ پھر دوسرے بچے کی ولادت ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ تو بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے ابا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ تو حضور ﷺ نے اس کو بھی بدل کر حسین رضی اللہ عنہ نام رکھا۔

یہ تمام تبدیل شدہ ناموں کی روایات ابوداؤد شریف باب فی تغییر الاسم القبیح سے ہیں۔ بحوالہ سیرۃ الصحابہ تذکرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

اسی طرح نام تبدیل کرنے کی دیگر روایات بھی موجود ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ برے اور ناپسندیدہ نام تبدیل فرمادیا کرتے تھے۔ لہٰذا اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مبارک نام میں کسی قسم کی کوئی قباحت ہوتی نام یا معنیٰ میں تو آپ ﷺ ایک بار نہیں بلکہ متعدد مرتبہ اپنی نبوت والی مبارک اور پاکیزہ زبان سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاویہ کہہ کر ہی مخاطب فرمارہے ہیں۔

لسان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسم معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اللھم علم معاویہ الکتاب و الحساب وقه العذاب (مسند احمد)

اے اللہ! معاویہ کو کتاب وحساب کا علم دے اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

یا معاویۃ!ان ملکت فاحسن

اے معاویہ! جب تمہیں اقتدار نصیب ہو تو لوگوں سے حسن سلوک کرنا۔ (المصنف لابن ابی شیبہ۔ج ۱۱ کتاب الامر، الصواعق المحرقہ)

عن ابن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول لمعاویۃ اللھم اجعله ھادیاًمھدیاًو اھدبه

(ترمذی ،باب مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمٰن بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی بنا اور مھدی بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بن حرب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا

فقال یامعاویۃ !مایلینی منك ۔اے معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے متصل ہے، ملا ہوا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! پیٹ۔تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے اللہ اس کو علم سے، حلم سے بھر دے۔ (سیر اعلام النبلا)

مروان بن خبان حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک پیش آمدہ مسئلہ کے متعلق رائے

طلب فرمائی ۔دونوں حضرات نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مشکل کے حل کا مجھے کوئی طریقہ بتلاؤ! (پھر کچھ توقف فرمایا) پھر فرمایا!ثم قال ادعوا معاویۃ ۔معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ جب وہ آگئے تو فرمایا اپنا معاملہ ان کے سامنے پیش کرو اور اس مسئلہ میں ان کو پاس رکھو۔ بیشک یہ قوی اور امین ہیں ۔(سیر اعلام النبلاج ۳)

وقال النبی ﷺ احلم امتی معاویۃ ۔(تطہیر الجنان صواعق محرقہ ابن حجر مکی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ بردبار، حلیم معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔

وقال علیه السلام ان معاویة لا یضارع احداً الا ضرعه معاویه
(کنز العمال ج ۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی نبرد آزما ہوگا۔معاویہ اسے پچھاڑ دیگا۔

یبعث الله تعالیٰ معاویه یوم القیامةوعلیه رداء من الایمان
(کنز العمال)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے اوپر ایمان کے نور کی ایک چادر ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے ثابت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں کھیل رہا تھا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا! **اُدعلی معاویه** معاویہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔اور معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔(تاریخ الاسلام لذھبی رحمۃ اللہ علیہ ج ۲)

اب غور فرمائیں ان مذکورہ بالا روایات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک لسان نبوت سے کتنے پیار و محبت سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اسم مبارک معاویہ رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ کر مخاطب فرمارہے ہیں............ایک نظر پھر خلاصۃً دیکھئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

معاویہ رضی اللہ عنہ کو اے اللہ! کتاب وحساب کا علم دے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ تمہیں اقتدار نصیب ہو تو حسن سلوک کرنا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو اے اللہ ھادی، مھدی بنا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ تمہارے بدن کا کون سا حصہ میرے ساتھ ملا ہوا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ تاکہ اس مسئلہ کا حل بتائے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی نبرد آزما ہوگا

معاویہ رضی اللہ عنہ اس کو پچھاڑ دے گا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان پر ایمان کی چادر ہوگی۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کو ابن عباس میرے پاس بلا کر لاؤ کتابت کے لئے۔

اور مزید کچھ روایات میں فرمایا!

معاویہ رضی اللہ عنہ آیئے سحری کا بابرکت کھانا حاضر ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سو اونٹ تم لے لو۔ (غزوہ حنین)

معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت وائل کے ساتھ جاؤ۔ الخ

معاویہ رضی اللہ عنہ التنوخی قاصد ہرقل کا خط لایا ہے اسے پڑھ کر سناؤ۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! عیینہ بن حصن ابن حابس کی ضرورت کے لئے تحریر لکھ دو۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! حتات رضی اللہ عنہ اور تم آپس میں بھائی ہو۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! ادھر آؤ میرے بال تراشو۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! وضو کے لئے پانی لاؤ۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! میرا راز دان ہے جو ان سے محبت کرے گا نجات پائے گا جو بغض رکھے گا ہلاک ہوگا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ! سیاہی کی دوات درست رکھا کرو اور قلم۔ الخ

یہ تو چند مثالیں ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مبارک اسم معاویہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب

کرنے کی ورنہ غور کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خدمت مبارک میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ گذارا، اور خصوصاً کتابت وحی وخطوط کے لئے اکثر حاضر خدمت رہتے اس دوران دن میں کئی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف کاموں کے لئے بھی اور کتابت کے لئے بھی مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہونگے۔ اے معاویہ رضی اللہ عنہ یہ کام کردو !میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ فلاں چیز مجھے لادو! میرے دوست معاویہ رضی اللہ عنہ وہ کام کردو وغیرہ وغیرہ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نبوت والی زبان سے بار بار معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ جاری ہوتا ہے تو نہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نام معاویہ رضی اللہ عنہ یا اس کے معنیٰ پر اعتراض فرماتے ہیں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افصح الناس۔ ابلغ الناس۔ یعنی کہ سارے کائنات میں سب سے زیادہ فصیح اور سب سے زیادہ بلیغ ہیں۔ اور عرب قبائل کے آنے والے مختلف وفود سے ان کی لغت کے مطابق بات کرنے والے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام میں کوئی قباحت نظر آئی نہ معاویہ کے معنی میں کوئی قباحت نظر آئی جو کہ آج چودہ سو سال بعد اس بدفطرت اور کائنات کے بدترین کافر شیعہ مصنف غلام حسین نجفی ملعون ومردود و دیگر اہل تشیع یا ان کے جرثوموں کو نام اور معنیٰ میں خرابی نظر آتی ہے کہ اس مبارک نام کے معنیٰ کتیا اور بھونکنے کے کردیئے۔ شاید کفر اور بغض وعداوت سے بنی ہوئی عینک لگا کر انہوں نے تحقیق کی۔ اس لئے ایسے معنیٰ ان کو نظر آئے.....

اللہ تعالیٰ بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں

کوئی کہہ سکتا ہے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ مبارک اس طرف نہ گئی ہو اس لئے اس نام پر کوئی اعتراض نہ فرمایا نہ بدلنے کا حکم دیا۔ تو اس میں ایک بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی ایک دو دن کا ساتھ تو تھا نہیں کہ خیال نہ آیا ہو۔ توجہ نہ ہوئی ہو، یہ تو خدمت، رفاقت، محبت، عقیدت، معیت، صحبت کے کئی برسوں پر مشتمل معاملہ ہے۔ سفر، حضر، غمی، خوشی، جنگ، امن، ہر موقعہ کا ساتھ ہے اور سامنا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ناممکن ہے کہ جو ہستی دنیا میں آئی ہی اصلاح کے لئے ہو وہ اتنی بڑی کوتاہی اور کمزوری پر نظر نہ رکھ سکے اور اس کی اصلاح نہ کر سکے۔ یہ شان نبوت کے بھی خلاف ہے۔

اور دوسری بات کہ مان لیا ایک لمحہ کے لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اتفاق سے نام معاویہ رضی اللہ عنہ یا اس کے معنیٰ کی طرف نہ گئی ہو...... مگر اللہ پاک کی ذات تو سب کچھ اور زیادہ بہتر جانتے تھے ...... اللہ رب العزت جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمادیتے۔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ نام معاویہ رضی اللہ عنہ ٹھیک نہیں یا یہ نام بدل دو یا پھر اپنی مبارک زبان پر یہ نام نہ لایا کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زبان کی شان کے خلاف ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے ٹکڑے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ پیارے چچا تیرے بدلے میں سو کافروں کو قتل کروں گا۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم سو نہیں ایک کے بدلے میں ایک...... لسان نبوت پر وہ جملے آگئے تو رب تعالیٰ نے اصلاح فرمادی، روک دیا۔ ٹوک دیا...... کیا نام معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایسا کیا؟ ...... نہیں یقیناً نہیں ...... بلکہ منع کرنا تو درکنار...... خود رب تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اسی نام سے مخاطب فرماتے ہیں ...... چنانچہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا!

یا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم أقرِ معاویة السلام و استوحبه خیراً فانه

امین الله علی کتابة و وحیه و نعم الامین

(بحوالہ البدایہ والنہایہ تحت ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ)

''اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے اور ان کو نیکی کی تلقین فرمائیں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب اور اس کی وحی کے امین ہیں اور بہترین امین ہیں۔ (سبحان اللہ)

اب فرمایئے! رب تعالیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ کر مخاطب کر کے سلام کہہ رہے ہیں اور یہ بدبخت گندی نالی کا گندہ کیڑا شیعہ معنیٰ میں خرابی نکال کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے نفرت کا اظہار کرنے کی خباثت کر رہا ہے۔

دِل کی گھبراہٹ اور بلڈ پریشر کیلئے
بابرکت دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلَاةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ

فائدہ: جس شخص کا دل خوامخواہ گھبرانے لگے اور انجانا خوف طاری ہو یا بلڈ پریشر کا مریض ہو تو یہ درود شریف روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب 313 بار پڑھ کر سینہ پر پھونک لے اور آدھ کپ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو انشاء اللہ بہت جلد افاقہ ہوگا اور طمانیت قلب نصیب ہوگی، امراض قلب میں نہایت اکسیر ہے۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 98)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے عزیزوں کے نام معاویہ ہیں

اور یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ یہ نام معاویہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور دیگر ائمہ کرام کے عزیزوں کے نام اور شاگردوں کے نام بھی معاویہ ہیں۔ لیکن کسی جگہ اعتراض نام پر یا معنیٰ کے متعلق ثابت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام..........معاویہ رضی اللہ عنہ بن الحارث ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کا نام..........معاویہ بن عباس بن علی رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام جن کے نکاح میں رملہ نامی بیٹی تھی..........معاویہ بن مروان ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد کا نام..........معاویہ بن صعصعہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار کے پوتے کا نام..........معاویہ بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا نام..........معاویہ بن عبداللہ ہے۔

حضرت محمد باقر کے پوتے کا نام..........معاویہ بن عبداللہ افصح ہے۔

حضرت جعفر صادق کے دو شاگردوں کا نام..........معاویہ بن سعید الکندی، معاویہ بن مسلمۃ النفری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے نوفل کے پڑپوتے کا نام..........معاویہ بن محمد بن عبداللہ بن نوفل ہے۔

ان مذکورہ ناموں میں بھی کبھی کسی نے نقص نکالا ہے یا کبھی ان حضرات میں سے کسی ایک نام معاویہ کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے؟ نہیں تو کیا یہ ساری نفرت وعداوت صرف حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟......

کیا خمینی کی منحوس ذریت میں سے کوئی شیعہ جرأت کرسکتا ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی معاویہ بن ابی الحارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد معاویہ بن مروان، شاگرد معاویہ بن صعصعہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھتیجے معاویہ بن عبداللہ، حضرت محمد باقر کے پوتے معاویہ، حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں معاویہ، حضرت جعفر طیار کے پوتے معاویہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے معاویہ بن عباس اور دیگر ان حضرات میں سے جتنے معاویہ نام ان میں سے کسی کے نام کا معنیٰ لومڑی کا بچہ یا کتیا۔ یا بھونکنے کے کرسکتا ہے[1]؟ فرمایئے جواب دیجئے؟ اب بولتی بند ہوگئی ہے۔

نہ خنجر اٹھے نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جواب اگر نفی میں ہے تو بتلائیں جو نام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے قبیح بتلایا جاتا ہے وہ ان مذکورہ بالا شخصیات کے لئے حسین کیسے بن سکتا ہے؟۔

پھر کیا شیعہ یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسین حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ میں سے کسی بزرگ نے اس نام پر اعتراض کیا ہو یا روک ٹوک کی ہو؟ یا نام تبدیل کرنے کے لئے اشارۃ بھی کوئی جملہ کہا ہو۔

مزید یہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما میں سے کسی نے شدید اختلافات کے دور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے غلط معنیٰ یا غلط ہونے کی طرف اشارہ تک کیا ہو؟

آج کے ترقی یافتہ دور میں کیا کوئی شیعہ اپنے بیٹے یا بیٹی کا نام کتیا یا کتا رکھنا یا اس جیسے معنیٰ والا نام رکھنا پسند نہیں کرسکتا تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اتنا گیا گزرا سمجھ رکھا ہے کہ جو اپنے بیٹے کا نام ایسا رکھے جسکے معنیٰ قبیح ہوں؟۔

---

[1] البتہ شیعہ کی تبرائی خباثت کے پیش نظر اس کی توقع کی جاسکتی ہے جیسا کہ ان کے غلیظ لٹریچر سے ثابت ہے۔

''معاویہ'' نام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و بزرگانِ اسلام

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ معاویہ نام صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہی نہیں بلکہ اس نام کے سترہ یا ستائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور مابعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکابر و صلحائے امت کے نام بھی معاویہ ہیں۔

سیرۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسماء الرجال کی کتب میں درجنوں نام صحابہ و تابعین، صلحائے امت کے معاویہ لکھے ہیں۔

☆ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں علامہ عز الدین ابی الحسن ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ج ۴ ص ۳۵۸ پر ۲۹ نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔

☆ الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم میں علامہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ج ۳ ص ۵۲۴ پر متعدد نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔

تھذیب التھذیب (اسماء الرجال) میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ج ۸ ص ۲۹ پر متعدد نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔

تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

اسد الغابہ لابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق مندرجہ ذیل حضرات کے نام معاویہ ہیں۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ثور بن عبادہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن جاھمہ اسلمی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن خدیج۔ السکونی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن الحکم۔ الاسلمی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حیدہ بن معاویہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سوید بن مقرن۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن صخر بن حرب۔ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن صعصعہ التمیمی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ابی احمد۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ (آخر)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عیاض الکندی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن قزمل المحاربی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن اللیثی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن محض الکندی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ المزنی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن نفیع۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن نوفل۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن الھذلی۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۳۸۵ ابن اثیر)

الاصابہ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق مندرجہ ذیل نام معاویہ ہیں۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حزن۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن درھم۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن زھرہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبادۃ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن معبد۔

کتاب التھذیب ابن حجر العسقلانی کے مطابق مندرجہ ذیل نام معاویہ ہیں۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن اسحاق بن طلحہ۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن جاھمۃ اسلمی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن خدیج الکوفی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن خدیج بن جفنہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حفص الشعبی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن الحکم السلمی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حیدۃ بن معاویہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سَبُرَۃ بن حصین۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سعید بن شریح۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سفیان (یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہیں دوسرے صحابی ہیں)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سوید بن مقران المزنی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سلمہ بن سلیمان النصیری۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سلام بن ابی سلام۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن صالح بن حدیر۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن صالح الوزیر (معاویہ بن عبید اللہ یسار)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبد الکریم الثقفی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمار بن ابی معاویہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن خالد۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن خالد۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو المُھَلَّب۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو ابو المُھَلَّب۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابو نوفل۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن غلاب۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرہ بن ایاس۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن مُزَرِّد۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ھشام۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن یحیٰ الصدفی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن یحیٰ الدمشقی۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکیم بن معاویہ النمیری۔

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ورحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

نوٹ نمبر ۱: (ان مذکورہ ناموں میں صحابی و تابعی کی تخلیص وصراحت نہ ہو سکی۔ اس لئے سب حضرات کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ جو حضرات علمائے کرام و اہل علم صاحب ذوق ان ناموں میں صحابی، تابعی، محدثین کا علیحدہ تعارف دیکھنا چاہتے ہوں وہ محولہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

نوٹ نمبر ۲: مندرجہ بالا فہرستوں میں چند نام مکرر مذکور ہوئے ہیں مزید چند نام مختلف کتابوں سے جو ملے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ حضرت محمد بن معاویہ۔

☆ حضرت ابومعاویہ الاسود۔ (حلیۃ الاولیاء ج نمبر ۸)

☆ محمد بن معاویہ بن عبدالرحمٰن الزیادی البصری۔

☆ محمد بن معاویہ بن یزید الانماطی۔

☆ محمد بن معاویہ بن اعین النیسابوری، سکن بغداد ثم مکہ۔

☆ ھارون بن معاویہ۔

☆ یزید بن معاویہ النخعی، الکوفی

☆ ابن معاویہ ابوشیبہ الکوفی۔

ابن معاویہ البکاتی۔ (تھذیب التھذیب ج نمبر ۷۔۹ ص ۱۳، ۴۳۴۔

حضرت مولانا طاہر علی الھاشمی مدظلہ کی کتاب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ میں مندرجہ ذیل نام معلوم ہیں۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن انس اسلمی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد المخزومی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عروہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عفیف۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن مرداس۔
☆ حضرت معاویہ بن المغیرہ۔
☆ حضرت معاویہ بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت معاویہ بن عباس بن ابی طالب۔ (حضرت علی کے پوتے)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ افصح۔ (محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن مسلم۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن مروان۔ (حضرت علی کے داماد ہیں)
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمروالاحوذی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن العذری۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن محصن۔

نوٹ: ان ناموں میں مکرر نام شامل نہیں ہیں۔

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سائب بن ابی لبابہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حمزہ بن عبداللہ۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن محمد۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن صامت۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حارث علافی سامی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن مہلب ازدی۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن یزید بن مہلب۔
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن الثقفی من الاحلاف۔

وہ حضرات جن کی کنیت معاویہ ہے

☆ ابومعاویہ شیبان بن عبدالرحمٰن تمیمی نحوی۔

☆ ابومعاویہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ (صحابی)

☆ ابومعاویہ ضریر کوفی۔

☆ ابومعاویہ عباد بن عباد بصری۔

☆ ابومعاویہ مغفل بن فضالہ التقبانی المصری۔

☆ ابومعاویہ ہیثم بن بشیر بن ابی حازم الواسطی۔

☆ ابومعاویہ عبید بن فضیلہ۔

☆ ابومعاویہ غسان بن فضل غلانی۔

☆ ابومعاویہ عبداللہ بن معاویہ۔ (سسر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

میاں بیوی میں مثالی
اُلفت و محبت پیدا کرنے کیلئے عجیب پاکیزہ دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّعَطِّرِ الرُّوْحِ ○ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ○ صَلَاةً تُعَطِّرُنَا بِهَا وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ○

فائدہ: میاں بیوی میں بے مثال الفت و محبت پیدا کرنا مطلوب ہو یا دونوں میں سے کوئی ایک ناراض ہو اور اس کا راضی کرنا مقصود ہو تو پھولوں پر یا مشک و عنبر کی خوشبو پر یا جو بھی خوشبو میسر آ جائے اس پر یہ درود شریف 450 بار دم کر کے دونوں میاں بیوی سونگھیں انشاء اللہ ایک دوسرے کو خوب چاہنے لگیں گے آزمودہ ہے مدت عمل اکتالیس دن ہے، نیز اگر مطلوبہ شخص دور ہو تو چینی پر دم کر کے چیونٹیوں کو ڈال دیا کریں انشاء اللہ زوجین کے قلوب اک دوسرے کی طرف مائل ہونے لگیں گے (ذریعۃ الوصول 145)

جن کے حسب نسب میں معاویہ نام آیا

اس طرح کے متعدد انساب ہیں جن میں تلاش کیا جائے تو درجنوں معاویہ نام ملتے ہیں یہاں صرف مثال کے لئے ایک نسب نامہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں چار معاویہ نام آتے ہیں۔

قتیلہ بن قیس کا نسب نامہ۔

قتیلہ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرقع بن کندہ

کندہ یمن کا مشہور قبیلہ ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان میں کندیاں شہر اسی کی طرف منسوب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام معاویہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا حارث کے بیٹے کا نام معاویہ تھا۔ جو کہ قریشی، ہاشمی اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (تفصیل معاویہ نام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تذکرے میں آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام معاویہ تھا۔ جو کہ مروان کے بیٹے تھے۔ ان کے نکاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی رملہ تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک مسجد کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک مسجد کا نام بنو معاویہ تھا۔ اس مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی قبول ہوئی تھی۔ بروایت صحیح مسلم کتاب الفتن (اسوہ صحابہ رضی اللہ عنہم از ندوی علیہ الرحمہ ص ۴۴۳)

ایک صحابیہ عورت کا نام معاویہ رضی اللہ عنہا

قبیلہ بنی خزرج سے تعلق رکھنے والی معاویہ بنت العجلان رضی اللہ عنہا جو کہ مشہور انصاری صحابی حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں............حضرت رافع انصار میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی ہیں۔

معاویہ قبیلہ کا نام

مدینہ طیبہ شریف میں معاویہ نامی ایک مستقل قبیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آباد تھا۔ جس سے تعلق رکھنے والے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر بن عتیک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور قاری امت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں للہ تعالیٰ نے خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ ابی ابن کعب کو قرآن پاک سناؤ تو سورۃ لم یکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی۔ ان کا تعلق بھی بنی معاویہ قبیلہ سے تھا۔

شیعوں کے امام کے باپ کا نام معاویہ

شیعہ لوگ فقہ میں جن کو اپنا امام مانتے ہیں یا ان کے فقہ کے گویا کہ چار ستون جن کو سمجھا جاتا ہے ان میں سے بھی ایک کے باپ کا نام معاویہ ہے یعنی زرارہ......ابوالبصر ......محمد بن مسلم......برید بن معاویہ۔

کیسانیہ فرقہ کے امام کے باپ کا نام معاویہ

شیعہ کا کیسانیہ فرقہ جسے اپنا امام مہدی منتظر مانتا ہے اس کے والد کا نام معاویہ ہے...... یعنی...... عبداللہ بن معاویہ۔ (تحفہ شیعہ غلام دستگیر ص ۱۵۵)

شیعان علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو معاویہ

معاویہ بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے شیعوں میں سے تھے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے حمایتی و خوشہ چینوں میں سے تھے۔ ابو معاویہ الشیبانی غالی قسم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ میں سے تھے یعنی کہ ان کے زبردست حامی اور صحبت یافتہ تھے۔

معاویہ نام رکھنے پر دس لاکھ انعام

لغت کی کتاب تاج العروس شرح القاموس فصل العین میں ہے کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام معاویہ رکھا۔ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دس لاکھ درھم بطور انعام عبداللہ کو دیئے۔

امیر معاویہ دنیا میں ایک تھا

یوں گنتے جائیں تو معاویہ نام اور بھی بہت ملیں گے۔ لیکن کام اور نام کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے اوصاف و کمالات میں یکتا تھا یکتا ہے۔ نہ ایسا امیر معاویہ کوئی اور تھا نہ ہوگا۔ باقی معاویہ ہیں اور امیر معاویہ صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام تھا۔ لفظ امیر کے ساتھ اور وہ واقعی اپنے دور اور مابعد کے دور کے لئے ہر خوبی میں امیر تھا۔

حالی! بس اب نہیں یہاں سننے کی تاب باقی
مانا کہ بہت کچھ وسعت تیرے سخن میں ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن الحارث

اللہ تعالی نے شاید اسم معاویہ کی حفاظت کروانی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام معاویہ رکھوادیا...... یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا حارث کے بیٹے کا نام معاویہ ہے (سبحان اللہ) یہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی قریشی، ہاشمی صحابی تھے۔ان کی خصوصیت یہ تھی کہ قبول اسلام کے بعد اپنے گلے میں تلوار لٹکائے رکھتے تھے۔اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرتے۔

صَلّ فو الله لا يعترض لك احدالا ضربت عنقه ۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھئے! اللہ کی قسم! جس کسی (مشرک) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کہا تو میں اس کی گردن اتار دوں گا...... (یہ جذبہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی پر بھی دلالت کرتا ہے) چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو ابو طالب نے اپنے بھتیجے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لے کر یہ شعر بھی پڑھا۔

فابکی معاویة لا معاویة مثله
نعم الفتی فی العرف لا فی المنکر

(الاصابہ)

حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ

جب سنہ ۹ھ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں وفود کی آمد بکثرت ہوئی، مدینہ منورہ میں...... اور مختلف وفود حاضر خدمت ہوکر مشرف باسلام ہوتے۔ تو ان میں ایک تین رکنی وفد بنی البکاء کا بھی تھا...... وہ تین حضرات یہ تھے۔

(۱) حضرت معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء۔ (۲) بشر بن معاویہ رضی اللہ عنہ (۳) نجیع رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن جندح بن البکاء۔ (ان کے ساتھ ایک شخص عبد عمرو البکاء بھی تھے جو بہرے تھے) حضور انور ﷺ نے اس وفد کو ٹھہرایا اور ان کی عزت وتکریم کا حکم دیا ...... جب یہ واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو ھدایا وعطایا سے بہرہ مند فرمایا۔ جاتے جاتے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ثور نے فرمایا! کہ اللہ کے رسول ﷺ میری عمر سو برس ہے اور میرا بیٹا بشر بن معاویہ میرے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ اپنا دست مبارک بشر کے چہرہ پر مسح فرمادیں جو ہمارے خاندان کے لئے برکت کا باعث ہو۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے بشر کے چہرہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا جس کی برکت سے یہ خاندان ہمیشہ خوش وخرم رہا...... بنی البکاء جس علاقے میں مقیم تھے وہ اکثر قحط وخشک سالی کی زد میں رہتا۔ مگر یہ خاندان ہمیشہ اس مصیبت سے محفوظ ومامون رہا بشر بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے خوبصورت اشعار بھی کہے ہیں۔

وابی الذی مسح الرسول برأسه

ودعا له بالخیر والبرکات

میرا باپ وہ ہے جن کے سر پر حضور ﷺ نے ہاتھ پھیرا، اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا فرمائی

اعطاہ احمد ازا تاہ اغداء

عفوا نوجل لیس باللجبات

میرے والد کو جب وہ احمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا☆ تو آپ ﷺ نے

چند سفید اچھی نسل والی بھیڑیں عطاء کیں جو کثیر اللبن تھیں

یملأن و فدا لحی کانہ خشیتة

و یعود ذاك الملأ و بالغدوات

جوکہ ہر شب قبیلہ کے وفد کو دودھ سے لبریز کردیتی تھیں اور یہ لبریز کرنا صبح کو دوبارہ بھی ہوتا۔

بو کن من مسح و بورك ما نحا

و علیه منی ماحییت صلاتی

اور جو عطاء و مسح کی وجہ سے بابرکت تھیں اور عطاء کرنے والے بھی بابرکت تھے۔ جب تک میں زندہ رہوں میرا درود و سلام آپ ﷺ پر پہنچتا رہے۔

تمام اوقات میں درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْٓ اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْٓ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْٓ اٰخِرِ کَلَامِنَا

فائدہ:

شیخ الاسلام ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ گویا رات و دن کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 191)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ المزنی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن المزنی ۵ھ میں قبیلہ کے چارسوافراد پر مشتمل جماعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ان میں ایک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ المزنی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مساکن کو ہی جائے ہجرت قرار دیا اور فرمایا کہ تم جہاں ہو مہاجر ہو۔لہٰذا تم اپنے مال ومتاع کے پاس وطن واپس چلے جاؤ...... یہ لوگ وطن لوٹ گئے اور فتح مکہ کے موقع پر اس قبیلہ کے تقریباً ایک ہزار لوگ مجاہدین میں شامل رہے۔اس قبیلہ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سردار خزاعی بن عبد نہم کو عطا فرمایا حضرت معاویہ سات بھائی تھے سات کے سات نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی روایت کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات طیبہ میں ہی ہوا تھا۔اور مقام تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ زن تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ المزنی رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اور ان کی نماز جنازہ پڑھائیں پھر جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر مار کر زمین کے ٹیلے درخت وغیرہ کو ہٹا کر ہموار کیا اور اسی اثناء میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی فضا میں بلند ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئی......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی کہ مجاہدین کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں ایک ایک ہزار کی فرشتوں کی بھی تھیں......ایک روایت میں ستر ہزار ایک میں پچاس ہزار فی صف فرشتوں کا ذکر بھی ہے...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ مقام ومرتبہ کیسے ملا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہیں سورۃ اخلاص سے بڑا انس اور لگاؤ تھا اٹھتے بیٹھتے سورہ اخلاص پڑھتے ہر لمحہ ہر آن تلاوت کرتے رب تعالیٰ کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی اس وجہ سے ان کو رب العزت نے یہ مقام عطاء فرمایا۔(سبحان اللہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو اخو ذی الکلاع رضی اللہ عنہ

حضرت ذی الکلاع رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت معاویہ بن عمرو اخو ذی الکلاع رضی اللہ عنہ بھی شرف صحابیت سے متصف ہیں اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی سعادت بھی حاصل کی ہے اور دین کے معاملہ میں خاص افہام و تفہیم کے مالک تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد جب ان کی قوم بغاوت پر اتر آئی۔ مرتد ہوکر اور ملوک کندہ کی کمان میں مرنے مارنے پر اتر آئی اور کندہ کے بادشاہوں نے زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے صدقہ کی اونٹنی چھین لی تھی...... تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عمرو اخو ذی سب سے پہلے شاہان کندہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں مخاطب کر کے کہا! اے کندہ! قبیلہ والو! اگر چہ میں تمہارے اس گناہ میں شریک کار نہیں ہوں مگر اس کے نتیجہ میں آنے والی مصیبت میں شامل تو یقیناً ہوں ...... لھذا اس مصیبت سے نجات پانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ تم زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کو اس کے عہدہ پر فائز کر دو اور چھینی ہوئی اونٹنی واپس کر دو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اپنا عذر لکھ بھیجو (ورنہ) واللہ اس حرکت قبیحہ و فعل شنیعہ پر تمہارا خون بہایا جائے گا...... مگر انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور ارتداد پر بضدر ہے تو آپ رضی اللہ عنہ غصہ سے واپس چلے گئے اور کندہ کی ناعاقبت اندیشی پر افسردہ اشعار بھی کہے۔

حضرت معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو کنانہ سے تھا بصرہ میں مقیم رہے انہیں بھی صحابیت کا شرف حاصل ہے...... حضرت قتادہ نسر بن عاصم اور حضرت معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ صبح کے وقت اٹھتے ہیں تو ملک قحط سالی کا شکار ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے رزق دیتا ہے یعنی بارش برسا کر رزق کے اسباب پیدا فرماتا ہے...... پھر نا گہاں بعض آدمی اللہ کی واحدانیت کے منکر ہو کر کہنے لگتے ہیں کہ فلاں اور فلاں داتا و دیوتا نے مینہ برسایا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرۃ بن ایاس کا تعلق قبیلہ مزنیہ سے تھا۔ ابن سعید اور خالد النحد اسفیان، قبیصہ بن عقبہ جیسے حضرات ان سے روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بنومزنیہ کی ایک جماعت کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کُرتہ کھلا ہوا تھا اور میں نے اپنا ہاتھ کُرتہ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو مَس کیا اور مستقل طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انداز (کُرتہ کھلا ہوا) کو اختیار کیا عروہ کہتے ہیں میں نے ہمیشہ جاڑے اور گرمی کے موسم میں دونوں باپ بیٹے کو اسی طرح گریبان کھلا دیکھا کبھی گھنڈی (بٹن) نہیں لگاتے تھے...... آپکے بیٹے ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ بصرہ کے قاضی رہے...... حضرت معاویہ بن قرۃ نے دربار خلیفہ عبدالملک بن مروان میں حجاج کے سامنے حق گوئی کی مثال قائم کی...... اسی طرح سیرت نگاروں کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دومرتبہ سندھ تشریف لائے اور طویل قیام کیا...... قرآن وسنت پر عبور بھی تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مسند قضا پر مامور بھی فرمایا ۱۲۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

ابومعاویہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفیٰ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ طیبہ میں مقیم رہے...... بعد از رحلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوفہ جا کر مقیم ہوئے۔ کوفہ میں بسنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں انکا انتقال ہوا۔ انکا نام عبداللہ تھا کنیت ابومعاویہ تھی......

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بن قشیر بن کعب قبیلہ قیس بن غیلان سے تعلق تھا۔ ایک وفد کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات بھی کیے......اور یہ بھی کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے سے اسلیئے قاصر رہا ہوں کہ میں نے دونوں ہاتھوں کے پوروں سے زیادہ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ آنے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی......مگر اب اسلام کے قبول کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں جو میری سمجھ سے بالاتر ہے......

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذات عظیم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ میرے خالق و مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف کیا پیغامات دے کر مبعوث فرمایا ہے......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... مجھے دین اسلام کی پیغام رسانی کے لئے بھیجا ہے...... حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں توجہ سے سن رہا ہوں فرمایئے دین اسلام کیا ہے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......تم اس بات کا اقرار کرو کہ میں نے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو سُپرد کر دیا ہے......اور اسکے ماسوا سے تعلق توڑ دیا ہے ......نماز کی پابندی کرو......زکواۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرو......اور مسلمانوں کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر جبرً ا استعمال کرنا حرام ہے...... مسلمان باہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں ......اسلام کے اقرار کے بعد شرک کرنے سے کوئی عمل اس وقت تک قابل قبول نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کریں......اور مشرکین سے ترک تعلق نہ کرے گا...... مجھے کیا تھا کہ میں تمہاری کمروں کو پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچاؤں؟

مگر کل قیامت کے دن میرا رب مجھ سے پوچھے گا کہ میرا دین میرے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔؟ میں کہہ سکوں گا ہاں میرے رب میں نے پہنچا دیا ہے......یاد رکھو تم میں

جو یہاں موجود ہیں وہ غیر حاضر تک میرا پیغام پہنچادے ...... سنو...... بلا شبہ تم لوگ کل قیامت کے دن اللہ کے ہاں پیشی کے لئے پیش کیے جاؤ گے اس حال میں کہ تمہارے منہ پر پٹیاں بندھی ہونگی اور تمہارے اعضاو جوارح میں سے تمہارے اعمال کے متعلق سب سے پہلے تمہارے اعضا بولینگے...... یعنی ہر ایک کی رانیں اور ہاتھ ہونگے حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہی ہمارا دین ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی تمہارا دین ہے اور جہاں بھی رہو نیک کام بجالاؤ گے تو وہ تمہارے لیے کفایت کرینگے۔ حافظ ابن عبدالبر کے مطابق (الاستیعاب) حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بصرہ میں مقیم رہے اور خراسان کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن حکم قبیلہ بنو سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ انداز زندگی سادہ اور بدویانہ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر جب مدینہ تشریف لائے تو حضرت معاویہ بن حکم نے اسلام قبول کر کے ان ابدی صداقتوں کو دل وجان سے قبول کر لیا۔

خود فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو بعض احکام اسلام سیکھنے کی سعادت ملی۔ ان میں ایک یہ بھی کہ جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد لله کہو...... اور اگر وہ چھینکنے کے بعد الحمد لله کہے تو تم جواب میں يَرْحَمُكَ الله کہا کرو۔ ان کے دیگر واقعات بھی ہیں۔ حضرات محدثین انہیں اہل حجاز میں شمار کرتے ہیں اور ان کے بیٹے کثیر بن معاویہ اور ایک دوسرے محدث عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ ان سے روایت کرتے ہیں ۱۱۷ھ میں ان کا انتقال ہوا اور مدینہ منورہ میں مدفن ہے۔

حضرت معاویہ بن سوید المزنی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن المزنی رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی اور اسلام قبول کیا۔ان سے حدیث منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے کلمہ گو مسلمان کو" کافر" کہا تو یہ لفظ ان دونوں میں سے ایک کو اپنا مصداق ضرور بنائے گا یعنی اگر تو جس کو کافر کہا گیا وہ حق وصداقت کا منکر اور اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت سے گریز کرنے والا ہے۔اور قرآن وسنت کے مقابلے میں باپ دادا کی مشرکانہ رسموں کو ہی دین سمجھنے والا ہے اور حدود اللہ واحکام حق تعالیٰ کو توڑنے والا ہے تو وہ اس کا مصداق ہوگا۔نہیں تو وہ بول اور اس کا وبال کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔اور کہنے والے کو بہر صورت اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

حضرت معاویہ بن عفیف المزنی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عفیف المزنی شرف صحابیت سے متصف ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محترم ومقدس جماعت میں شامل ہیں۔ان کا تعلق قبیلہ مزن سے تھا۔

حضرت معاویہ ھزلی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ھزلی کا تعلق اسی قبیلہ سے ہے جس سے تعلق رکھنے والے حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ وہ صحابیٔ رسول ﷺ ہیں کہ جنہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں ایک لشکر کی قیادت سونپ کر افغانستان بھیجا تھا۔ انہوں نے پشاور تک کے علاقوں کو فتح کر کے اسلام کے پرچم لہرائے اور جام شہادت نوش فرما کر پشاور شہر کے ساتھ اصحاب بابا پجگی روڈ پر مدفون ہوئے آج بھی ان کی قبر موجود ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ھزلی بھی جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں حمص میں مقیم رہے۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق نماز پڑھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی تکذیب کرتا ہے، روزہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی تکذیب کرتا ہے، صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکذیب کرتا ہے، جہاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی تکذیب کرتا ہے اور جب مقاتلہ کر کے مارا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ ہیں اور حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات رہی ہے۔ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مسح کے متعلق روایت موجود ہے اور یہ روایت بھی انہی سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے میت کو غسل دیا، کفنایا، جنازہ کے ساتھ گیا، تدفین میں شامل ہوا وہ بخشا بخشایا گھر واپس لوٹے گا۔ روایات کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو قصاص کے طور پر انہوں نے ہی قتل کیا تھا۔

حضرت معاویہ بن ابی ربیع الجرمی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن ابی الجرمی رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنی جرم سے تھا انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت حاصل ہے۔ اسی قبیلہ بنی جرم کا قبیلہ جعدہ اور قبیلہ بنی عقیل سے پانی پر جھگڑا تھا۔ جس کا فیصلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ بنی جرم کے حق میں تھا اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ نے خوبصورت اشعار بھی کہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ۔ (والد نوفل رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ غالباً بن عروہ ہیں یہ بھی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے بیٹے نوفل کی یہ روایت اسد الغابہ میں نقل کی گئی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی آدمی کا مال یا اہل وعیال کا کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ آدمی سے نماز عصر قضاء ہو جائے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بن نوفل رضی اللہ عنہ دونوں باپ بیٹے کے لئے شرف صحابیت ثابت ہے۔

طبقات کی روایت کے مطابق غزوہ طائف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابھی فتح طائف کا حکم اللہ کی طرف سے نہیں ملا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل رضی اللہ عنہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ طلب فرمایا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ انھوں نے جواب میں کہا تھا کہ لومڑی اپنے بھٹ میں ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے رہیں گے تو ایک نہ ایک دن اسے ضرور پکڑ لیں گے اور اگر اس سے صرف نظر کریں گے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابو احمد وثوق سے کہا جاتا ہے کہ شرف صحابیت سے متصف اور قدیم الاسلام ہیں کیونکہ عاصم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کو خود اپنے کانوں سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں غزوہ احد میں شریک تھا اور میں نے دیکھا حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

حضرت معاویہ بن عیاض رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن عیاض رضی اللہ عنہ بھی حضور اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں اور اہل شام ان سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ بھی حضور انور ﷺ کی مقدس جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمولیت کا شرف حاصل ہے ان کی کنیت ابوالشجر تھی۔

حضرت معاویہ بن انس رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن انس رضی اللہ عنہ بقول علامہ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ﷺ کے عہد میں جب اسود عنسی نے نبوت کا دعوی کیا تھا تو آپ ﷺ نے جن مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا تھا ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن انس اسلمی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

حضرت معاویہ بن حزن القشیر ی رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن حزن القشیر ی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت میں شامل ہیں ۔خود وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اعانت ونصرت سے بہرہ مند فرمائے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن سفیان رضی اللہ عنہ

یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ حضرت معاویہ بن سفیان قبیلہ بنی عبدالاسود المخزومی سے ہے۔وہاں ابوسفیان کنیت ہے، نام صخر ہے اور وہ مشرف بہ اسلام ہوئے جب کہ یہ نام سفیان ہے حالت کفر میں دنیا سے رخصت ہوئے ان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

بڑا مبارک ہے نام اس کا

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا
وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا

بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا
بڑا مبارک ہے نام اس کا ستاروں جیسا مقام اس کا

ابھرتے سورج سے تاج مانگا سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر کہ اس کا سکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا

وہ نیک سیرت ،حیاء کی خاطر لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا

قلندرانہ حیات اس کی سکندرانہ صفات اس کی
کبھی رداء تھا وہ مفلسوں کی ،کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا

حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھو علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو تم اس کے بارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضو فشاں تھا

شہنشاہوں پر تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر اک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

اسم معاویہ کی لغوی تحقیق

لفظ مُعاویَہ بروزن مُفَاعلَہ ہے۔ باب مفاعلہ سے حروف اصلی کے اعتبار سے اس کا مادہ، ع۔و۔ی۔ ہے

ا: معاویہ: ایک ستارہ کا نام ہے۔

۲: معاویہ: چاند کی منازل میں سے ایک منزل کا نام ہے۔

۳: معاویہ: ایسا سخت پتھر جو زمین میں دھنسا ہوا ہو۔

۴: معاویہ: عالم شباب میں قوت سے مدمقابل کا پنجہ مروڑ ڈالنا۔

۵: معاویہ: تیس برس کی جوانی کی عمر کو پہنچنا۔

۶: معاویہ: کسی کی مدافعت کرنا۔

۷: معاویہ: حمایت یا جنگ وغیرہ کے لئے لوگوں بلا کر جمع کرنا۔

۸: معاویہ: کسی چیز کو موڑنا یا مروڑنا، خم دینا۔

۹: معاویہ: آواز دیکر پکارنا۔ بھیڑیا کا آواز نکالنا۔ کتے وغیرہ و بھونکانا۔

۱۰: معاویہ، شیر کی آواز، للکار

لسان العرب ج ۱۵ ص ۱۰۷ سے ۱۱۲ القاموس الوحید (مولانا وحید الزمان قاسمی) ص ۱۱۴۵، منتہی الادب، تاج العروس

لغوی تحقیق کے مطابق لفظ معاویہ کے مندرجہ بالا معانی ہی اخذ ہوتے ہیں اب اس کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ ایک لغوی معنیٰ کی اصل سمجھ آجائے۔ اور دوسرا ہمارا مدعا اسم معاویہ کا حقیقی مفہوم بھی عوام الناس کے سامنے آسکے تاکہ وہ شیعت کے غلیظ اور غلط پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہو سکیں۔ اور شیعہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت وعداوت کا مزید اندازہ بھی کرسکیں......

پہلے یہ ذہن نشین فرمالیں:

عربی زبان بڑی وسیع زبان ہے اور اس میں ایک چیز کے کئی نام ہیں اور پھر الفاظ وہ ہیں جن کا مصدر بھی ہوتا ہے۔ جس سے لفظ نکلتا ہے اور نکلنے والے لفظ کو مشتق کہتے ہیں۔

پھر اشتقاق شدہ جو الفاظ ہوں ان کے مختلف صیغے مختلف ابواب ۔مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں ۔جن کی وجہ سے معانی ومفاہیم بدلتے رہتے ہیں چونکہ عام لوگوں کو لغت (گرامر) کے ان اصولوں اور پیچیدگیوں کے بارے میں علم نہیں ہوتا تو ان کے سامنے جب کسی لفظ کا معنیٰ یا مفہوم جو بھی بیان کر دیا جائے تو وہ اس پر یقین کر لیتے ہیں یا ظاہری معنی مراد لیکر اسی پر اکتفا کر لیا جاتا ہے تحقیق نہیں کرتے کہ واقعی اس کا معنی بنتا بھی ہے کہ نہیں ......

حالانکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ کا معنیٰ عمومی طور پر مشہور کچھ ہوتا ہے اور حقیقتاً کچھ اور ہوتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ کا ابتدائی معنیٰ تو اچھا ہوتا ہے مگر الفاظ اور صیغہ یا ابواب کی ہیئت بدلنے سے معنیٰ بھی عجیب اور بدل جاتا ہے ۔جیسے ''علی'' علو سے ہے بمعنی بلندی کے جب کہ علوًا مصدر سے اس کے معنیٰ بلندی کے بھی ہیں اور سرکشی ،ظلم ،اور زیادتی ،غرور ، کے بھی ہیں ۔کمافی المعجم القرآن ،ص ۳۱۶ (سید فضل الرحمٰن)

اب کوئی بے وقوف یہ کہنا شروع کر دے کہ معاذ اللہ (حضرت) علی رضی اللہ عنہ کے نام کے معنی سرکشی ظلم وغرور کے ہیں اور معاذ اللہ وہ بھی ایسے تھے ۔(استغفر اللہ) تو ہر صاحب عقل وذی شعور یہ کہے گا کہ یہ یا تو جہالت ہے یا ضلالت ہے ۔

اسی طرح لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی کی بھی تفصیلات ہیں ......

نجفی ملعون اور شیعہ نے وہ معنی تو مشہور کر دیئے جن سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہانت ،تحقیر محسوس ہوتی ہو ۔(بھونکنے اور کتیا کے) جو معانی شان وشوکت ،قوت و سطوت والے ہیں جو کہ اسم بامسمیٰ کے طور پر بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے ثابت ہیں ان کا تذکرہ نہیں کرتے ......اس سے بڑھ کر اور کیا بد دیانتی ہو سکتی ہے ......پھر بات انسان کی ہو رہی ہو تو معنی اس کا خیال رکھ کر ہی مراد لیا جائے گا ......

معاویہ رضی اللہ عنہ کا معنی: شیر کی للکار

معاویہ۔ عَوِیَ. اَلْعَوِی۔ بھیڑیا۔ صاحب لسان العرب لکھتے ہیں۔ یعنی عَوَیَ الکلبُ الذنب۔ بھیڑیئے اور کتے کا آواز نکالنا۔ وَکَذَالِکَ الْاَسَدُ۔ اور اسی طرح شیر کی آواز کو کہتے ہیں۔ عَوَیَ ثم صوتہ۔ یعنی آواز کو لمبا کرنا۔

غور فرمائیں تو یہاں معاویہ کا معنی سگ وغیرہ نہیں نہ ہی یہ بتلانا مقصود ہے۔ بلکہ لفظ عَـوِیَ کا معنی بتلایا جارہا ہے اور وہ بھی کتایا بھیڑیا معنی نہیں ان جیسی آواز کو عَوِیَ کہتے ہیں اور شیر کی آواز کو بھی عَوِیِ کہتے ہیں تو ایسی صورت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اَلْعَوِیَ بقول (زہری) کے شیر کی آواز کو کہتے ہیں اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حق گوئی پر مشتمل آواز جس سے کہ وہ کفار و سرکش حکمرانوں کو للکارتے تھے تو ان کی آواز کی للکار شیر کی طرح ہوتی تھی۔ مثلاً اورومی کتے!

یہ واقعہ اکثر کتب سیرۃ و تاریخ میں موجود ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مسئلہ پر اختلافات پورے زوروں پر تھے...... اور طرفین کے لشکر ایک دوسرے کے مد مقابل نبرد آزما تھے...... تو اس وقت تمام اسلام دشمن طاقتیں خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔ اس موقع کی نزاکت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قیصر روم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا...... کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ناحق تم سے برسرپیکار ہے اور تمہیں تمہارا حق دینے سے انکاری ہے میں اس وقت جس قدر تم چاہو فوجی امداد دینے کو تیار ہوں...... آپ رضی اللہ عنہ مخالف فوجوں کو پسپا کر کے اپنی مرضی کا نظام حکومت قائم کرلیں...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سیاسی تدبر اور ایمانی غیرت سے جو جواب دیا وہ تاریخ اسلام کا سنہرا باب ہے...... جواب کا آغاز ان الفاظ سے کیا۔ اورومی کتے! کیا تو علی رضی اللہ عنہ اور میرے فروعی جھگڑوں میں دخل اندازی کر کے آتش اختلافات کو بھڑکانا چاہتا ہے...... خبردار! اگر تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لشکر کشی کی کوشش کی تو ان کی طرف سے ان کی حمایت میں لڑنے والا لشکر کا پہلا سپہ سالار میں ہوں گا۔ (تاریخ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بحوالہ تذکرہ

معاویہ رضی اللہ عنہ) گویا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس رومی دشمن کو شیر کی طرح للکارا...... یہی معنی ہے اور یہی مفہوم وصف ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کا۔

ذاتی گھر کے حصول کے لیے
آزمودہ دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ○

فائدہ: جو شخص اپنا ذاتی گھر چاہتا ہو وہ یہ درود شریف جمعہ کے دن بعد نماز عصر ہزار بار پڑھ کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے اس کے ذاتی گھر کا انتظام کر دیتے ہیں اور رہائش کے حوالے سے انشاء اللہ وہ کبھی پریشان نہ ہوگا نیز اس کے علاوہ بے شمار روحانی فوائد اس درود شریف میں پنہاں ہیں چنانچہ ہر نماز کے بعد 21 بار اس کا ورد رکھیں تو انعامات ربانی کا مورد ہوگا۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر148)

معاویہ کا معنی نمایاں ستارہ

العواء اسم النجم۔ امام زھری کے نزدیک۔ اَلْعَوّاء ۔ستارہ کا نام ہے۔ اسم مقصورہ ہے۔ یُکتبُ بالْاَ لْفِ ۔ الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور یہ مونث ہے سردی کے مقابل استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ مثال ہے۔ اِذَا طَلَعَت اِلعوّاءُ وَجَثِمَ الشتّاءُ جب سردی آئی تو گرمی خشک ہوگئی طاب الصلاۃ۔ موسم خوشگوار ہوگیا ہے۔

اب غور فرمائیں ۔العواء سے اسم معاویہ ہے اور یہ ستارہ کا نام ہے یہی قول ابن کناسہ کا بھی آگے آرہا ہے۔ یعنی معاویہ ستارہ کو کہتے ہیں یہ تو نام کا معنی ہے اور خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی ایک ستارہ ہے کس کا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا جو کہ آسمان ھدایت ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس آسمان ھدایت کے ستارے ہیں ......اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی فرمایا! اصحابی کالنجوم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے ایک ستارہ امیر معاویہ بھی ہے جو خود بھی ستارہ ہے اور نام کا مفہوم بھی ستارہ ہے۔ سبحان اللہ فطرت سلیم ہو تو بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ نام بھی کتنا پیارا ہے اس لئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی آنکھوں کا تارا ہے......

مزید مذکورہ بالا مثال پر غور فرمائیں ......اذا طلعت العواء جب جب سردی آتی ہے وَ جَثَمَ الشتّاءُ ۔اور گرمی خشک ہوگئی۔ یعنی سردی ٹھنڈک کو کہتے ہیں جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اسلام کے لئے کی جانے والی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی تو انسانیت نے گویا کہ سکھ کا سانس لیا۔ سکون سے ان کا جی ٹھر گیا۔ تو دوسری طرف کفر کی گرمی خشک ہوگئی ......طَابَ الصلاۃ ۔موسم خوشگوار ہوگیا۔ طلوع آفتاب ھدایت جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں نصف النہار کو پہنچ گیا تو کفر کی ظلمت چھٹ گئی تو موسم واقعی پر امن، پرسکون و خوشگوار ہوگیا۔

بڑا مبارک ہے نام اس کا
ستاروں جیسا مقام اس کا

ستاروں جیسا مقام اس کا

وقال ابن کناسہ۔ اورابن کناسہ نے کہا کہ العواء اسم النجم۔ عواء ستارہ کا نام ہےاور ھِیَ اَرْبَعۃ کَوَاکب۔ وہ چار ستارے ہیں۔ ثلثہ۔ تین متفرق طور پر ایک دوسرے کے تابع ہیں اور چوتھا ان کے قریب ہے اس کا نام عواء ہے۔ جو کہ شام کی جانب ہے۔ گویا کہ وہ (ستارہ) چیخ رہا ہے بھیڑیئے کے چیخنے کی طرح...... (یہاں ستارہ کو بھیڑیا نہیں کہا گیا بلکہ اس کی ہیئت بتائی گئی ہے) کہ گویا کہ وہ ان چار ستاروں کی طرف اس طرح لپکا ہوا ہے جیسے بھیڑیا کسی کی طرف لپکتا اور آواز نکالتا ہے......علامہ طاہر الھاشمی صاحب مدظلہ نے ابن کناسہ کی عبارت **کانہ یعوی الیھامن عواء الذنب** کا مفہوم یوں لکھا ہے کہ گویا کہ بھیڑیئے ان کی طرف منہ کر کے آواز دیتے ہیں۔ ان مذکورہ ترجموں کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ عواء اس ستارے کو کہتے ہیں جس کی طرف منہ کر کے بھیڑیئے آواز دیتے ہیں یا بھیڑیا کی طرح یہ دوسرے ستاروں پر لپکنے اور آواز دینے کا انداز بنائے ہوئے ہیں......اس لحاظ سے عواء کے معنی ومفہوم میں نہ کتیا کا معنی ہے نہ بھونکنے کا معنی ہے۔ البتہ بھونکانے کا مفہوم ضرور نکلتا ہے۔ کہ وہ ستارہ خود نہیں بھونکتا نہ بھیڑیا کی طرح ہانپتا ہے بلکہ یہ کتوں اور بھیڑیوں کے بھونکانے اور ہانپانے کا سبب بنتا ہے۔ اور اس کی تائید القاموس الوحید کے اس معنی سے ہوتی ہے۔ اَلْکَلْبُ وَنَحْوُہٗ۔ کتے وغیرہ کو بھونکانا۔ صفحہ ۱۱۴۵

تو اب معاویہ کا مفہوم یہ ہوا کہ ایسا ستارہ جو کتے اور بھیڑیا کو بھونکانے والا ہے۔ اور یہ مفہوم عملاً بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے لئے ثابت ہے۔ کیونکہ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو **اصحابی کالنجوم** ۔ کہہ کر ستاروں کی مانند کہا ہے۔ اور ان ستاروں میں ایک روشن ستارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی ہیں تو جس طرح العواء ستارے کی طرف منہ کر کے عام حیوانی کتے بھونکتے ہیں اسی طرح آسمان رشد وھدایت کے اس اہم ستارے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی (بشکل انسانی) کتے بھونکتے ہیں...... (جیسے کہ شیعہ تبرائی) اب یہ نہیں کہا جائے گا کہ ستارہ بھونکتا ہے دنیا کا کوئی صاحب عقل آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ستارہ بھونکتا ہے ستاروں کا کام تو چمکنا ہوتا

ہے اور رہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ اور کتوں کا کام بھونکنا ہوتا ہے کوئی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ کتے چمکتے ہیں......

☆☆☆☆☆

قرض سے محفوظ رہنے کے لئے
عمدہ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

فائدہ: جو شخص چاہے کہ کبھی قرض دار نہ ہو یا اگر ہو جائے تو جلد نجات پائے، اس کو چاہیے کہ بعد نماز ظہر سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قرض سے بچائیں گے اور اگر مقروض ہو تو غیب سے قرض کی ادائیگی کا انتظام کر دیں گے اور آخرت میں کسی نعمت کی ناقدری پر پکڑ نہیں ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

(ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 147)

ایک دلچسپ لطیفہ

اس بات پر آپ نے غور کیا ہوگا؟ اگر نہیں تو آئندہ فرمالینا کہ سحری کے وقت جب مؤذن اذان دیتا ہے یا اس سے کچھ دیر پہلے کتے جو کہ ساری رات سے بھونک رہے ہوتے ہیں وہ اس وقت منہ آسمان کی طرف کر کے مخصوص آواز میں بھونکنا شروع کر دیتے ہیں...... اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ سحری کے وقت تین ستارے جو قطار میں نمایاں ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر لوگ پہلے زمانہ میں وقت کا تعین کرتے تھے یا اندازہ لگاتے تھے...... ان ستاروں کے سامنے ایک نمایاں ستارہ ہے اس کا نام العواء۔ یعنی المعاویہ ہے۔ یہ کتے اس ستارے کو دیکھ کر بھونکتے ہیں اس لئے سحری کے وقت ان ستاروں کا نمایاں ہو کر قطار میں آنا اس بات کی طرف وقت کے لحاظ سے اشارہ ہوتا ہے کہ اب سحر کا وقت ہو چکا ہے اور کچھ دیر بعد صبح صادق ہو جائیگی۔ اور رات کی تاریکی وظلمت چھٹ جائے گی۔ اور سویرا اجلا ہو جائیگا۔ اور فطری طور پر کتے اس چیز کو محسوس کرتے ہوئے کہ اب رات ختم ہو رہی ہے تو ہماری آزادی وعیاشی، فحاشی، بدمعاشی بھی دن چڑھتے ہی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے وہ غصہ کا اظہار کرتے ہوئے صبح کا پیغام دینے والے اس ستارے کی طرف رخ کر کے بھونکتے ہیں...... اس وجہ سے اس ستارے کو العواء کہتے ہیں کہ وہ بھونکانے کا سبب بنتا ہے اور اس کو کتا کہتے ہیں جو منہ اوپر کر کے بھونکتا ہے۔

اسی طرح: آسمان رشد وھدایت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند چمکتے ودمکتے رہے ہیں۔ کفار کو ہمیشہ ان کی ایمانی چمک سے غیض وغضب رہا ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لیغیظ بھم الکفار** اور اسی وجہ سے کفار اس دور میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھونکتے ،تنقید وتبرا کرتے تھے[1]

اور آج تک بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید وتبرا کا سلسلہ جاری ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

---

[1] اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ پارہ اول رکوع ۲، لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ پارہ ۸ رکوع ۱۳

تذکرہ میں نام نامی اسم گرامی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سامنے آتا ہے تو دشمن صحابہ رضی اللہ عنہم شیعہ منہ اوپر کر کے تبرّا کرتا ہے اور بھونکتا ہے...... اس لئے کہ کفر کی بیخ کنی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی اور اسلام کے پرچم کو نمایاں کر کے لہرایا گیا...... مگر جو چھرا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کفر کی پیٹھ میں گھونپا ہے

اپنے ۱۹ سالہ دور خلافت میں جس سے دنیائے کفر یہود و نصاریٰ، عیسائیت، سبائیت سٹپٹا اٹھی۔ اور سمجھ گئی کہ اب ہماری عیاشی، بدمعاشی، فحاشی، بے غیرتی کا دور ختم ہو رہا ہے تو معاویہ کے اس کردار کی وجہ سے وہ زیادہ سیخ پا ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھونکتے ہیں۔ اسی کا مفہوم بنتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھونکاتا ہے اور شیعہ بھونکتے ہیں......

بھونکنے والے پر لعنت

مزید غور فرمائیں کہ سحری کے وقت نمایاں ہونے والے ستاروں کے سامنے نمایاں العواء ستارے کو جب کتے بھونکتے ہیں تو دیہاتوں میں بوڑھے بزرگ و بوڑھی عورتیں جو نماز و عبادت وغیرہ کے لئے جاگ رہے ہوتے ہیں بے ساختہ کہہ دیتے ہیں لکھ دی لعنت ہووی! (یعنی لاکھ لعنت ہو) کیونکہ عبادت کا وقت ہے...... قبولیت کا وقت ہے...... برکت کا وقت ہے...... اور یہ کتے کتنی منحوس آواز نکال رہے ہیں...... بالکل اسی طرح جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس پاکیزہ محفوظ عن الخطاء جماعت پر کفار سبّ و شتم کرتے اور شیعہ بھونکتے ہیں تو سپاہ صحابہ والے کہتے ہیں۔

لکھ دی لعنت ہووی.................. (لاکھ لعنت ہو!)

لعنت کا حکم اور فرقہ واریت کا طعنہ

قابل غور بات یہ ہے کہ جب یہ بوڑھے بزرگ مرد یا عورت اس کتے پر لعنت بھیجتے ہیں تو نہ حکمران ان کو کہتے ہیں نہ عوام کہ بزرگو! صبح صبح فرقہ واریت کیوں پھیلا رہے ہو؟ ...... حالانکہ ان کا اس کتے پر لعنت بھیجنا کسی شرعی حکم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف فطری کراہت کی وجہ سے ہے لیکن ان کو کوئی فرقہ واریت کا طعنہ نہیں دیتا...... جب کہ سپاہ صحابہ اور دیگر مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شیعہ کے تبرے، تنقید، تکفیر کے بھونکنے والے انداز کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ شیعہ پر لعنت ہو۔ تو عوام بھی، حکمران بھی کہتے ہیں کہ فرقہ واریت ہے۔ مگر سپاہ صحابہ اور مسلمان، شیعہ پر لعنت ذاتی عناد یا جذباتیت کی وجہ سے نہیں کرتے۔ بلکہ امام الانبیاء، فخر الرسل، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک پر عمل کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں ...... جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذا رأیتم الذین یسبّون اصحابی فقولو العنت الله علی شرکم

جب تم دیکھو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی گالی دے رہا ہے تو تم اس کے اس شر پر لعنت بھیجو۔

فلھذا یہ فرقہ واریت نہیں حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ شیعہ پر لعنت بے شمار...... خمینی پہ لعنت بے شمار...... نجفی، کلینی، ان سب پہ لعنت بے شمار......

معاویہ خوش گوار ستارہ

صاحب لسان العرب صفحہ ۱۰۹ ج ۱۵ پر مزید لکھتے ہیں کہ

وقال الحصینی فی قصیدته التی یذکر فیها المنازل

حصینی نے منازل کے اشعار میں یوں کہا ہے۔

وَانتَثَرَت عَوّاوُہ تِنَاثُرُ العِقَد اِنقَطع

یعنی اذا طلعت العواء ضُرب الخباء۔ جب عواء ستارہ طلوع ہوا تو بادل چھٹک گئے ...... فضا اچھی ہوگئی ...... میدان خراب ہوگئے ...... مشکیزے بھر گئے ......

یہاں بھی العواء سے ستارہ مراد لیا گیا ہے ...... اور حقیقتاً بھی معاویہ ایک ایسے ستارے کے کردار کا نام ہے کہ جب وہ اپنی ایمانی آب وتاب سے طلوع ہوا تو پوری دنیا سے کفر کے بادل چھٹ گئے ...... چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر اسلام کا پھریرا لہرا گیا، فضا اچھی ہوگئی ...... کفر کے ایوان خراب ہوگئے ...... یعنی شکست خوردہ ہوکر مایوس ہوکر بیٹھے ماتم کرنے لگے ......اور لوگوں کے دلوں کے مشکیزے ایمان، ایقان، تقویٰ، محبت، امانت ودیانت سے بھر گئے ...... اور یہ سب اس ستارے کی محنت کی بدولت ہوا جس کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے ...... کیا خوب کہا کیفی مرحوم نے۔

خرد کیا کر سکے گی ان صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کا اندازہ
فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرش زمین ہو کر
انھوں نے اس طرح سے گلشن ہستی کو سنوارا ہے
کہ دنیا رہ گئی ہے رشک فردوس بریں ہو کر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر

معاویہ کا معنی چاند کی منازل میں سے ایک منزل ہے

وقال ابن سیدہ ......اور ابن سیدہ نے کہا کہ **العواء منزل من منازل القمر......**

عواء چاند کی منازل میں سے ایک منزل کو کہتے ہیں......

اس کو مدہ اور مقصورہ بھی پڑھا جاتا ہے......اور آخر میں الف تانیث کے لئے ہے۔ جیسے بشریٰ ...... حبلیٰ...... عَوَیٰ......یعنی عواء چاند کی منزلوں میں سے ایک منزل کو کہتے ہیں۔ جن منزلوں میں چاند ٹھہرتا ہے تو معاویہ رضی اللہ عنہ گویا کہ اس منزل اور مستقر کو کہتے ہیں جہاں چاند اپنی گردش کا چکر مکمل ہونے کے بعد ٹھہرتا ہے......تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی چاند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف منازل (جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں ہوتی تھیں) میں سے ایک منزل ہے......جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھر یا ان کے پاس جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے ایسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بھی تشریف لے جاتے اور ٹھہرتے (یہ ٹھہرنا چاہے چند لمحوں کے لئے ہی کیوں نہ ہو) ویسے بھی حضرت امیر معاویہ کا گھرانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سسرال گھرانہ تھا......العواء چاند کی ایک منزل۔ القاموس الوحید ص ۱۱۴۵

☆☆☆☆☆

معاویہ کا معنی (نشان راہ) سخت پتھر

اَلْعَوَّۃُ ۔نشان راہ......وہ پتھر جومسافروں کی راہنمائی کے لئے نصب کیا گیا ہو۔
القاموس الوحید۔ص ۱۱۴۵

اور صاحب لسان العرب بھی لکھتے ہیں۔**العوۃ علم من حجارۃ ینصب علی غلظ الارض** ۔ عوانام ہے اس پتھر کا جوسخت زمین میں دھنسا ہوا ہو......اس سے عام زمین میں جکڑے ہوئے پتھر بھی مراد ہوسکتے ہیں اور اہل لغت نے خاص کر اس پتھر کی طرف تخصیص کردی جوسڑک اور روڈ کے کنارے پر مسافت اور مسافر کی راہنمائی کے لئے نصب کئے جاتے ہیں......جیسے آجکل سیمنٹ کی تختی لگی ہوئی ہوتی ہے جس پر مختلف شہروں کے نام،مسافت یعنی کلومیٹر یا میل لکھا ہوتا ہے......اس لحاظ سے العوۃ سے معاویہ کا معنی نشان راہ یا سخت پتھر بنتا ہے ......اور یہ صفت بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں پائی جاتی تھی......کہ **اشداء علی الکفار** ......کافروں کے لئے پتھر جیسے سخت تھے اور ھدایت و جنت اور اللہ سے ملانے والی شاہراہوں پر کھڑے ہوئے نشان راہ تھے جس کی دعا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی.

اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھد بہ ۔(ترمذی)

اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو۔لوگوں کے لئے ھادی بنا......ھدایت یافتہ بنا......اور ان کے ذریعہ دوسروں کو ھدایت عطا فرما۔

اس اسلام کی سڑک اور صراط کا یہی نشان راہ ھادیا......معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی۔

بن کے ھادی، بن کے رہبر بدلی لاکھوں کی تقدیر ہے
نہ مانا جو پیار سے تو اس کے لئے جزیہ و شمشیر ہے

معاویہ کا معنی شباب، پنجہ آزمائی

اہل لغت نے معاویہ کا معنی عالم شباب، قوت اور پنجہ آزمائی کے بھی کیے ہیں یعنی معاویہ کہتے ہیں اس کو جو عالم شباب میں قوت سے مدمقابل کا پنجہ مروڑ ڈالے...... صاحب لسان العرب لکھتے ہیں۔

وعوی الرجل بلغ الثلاثین فقوبت یده ...... یعنی تیں سال کی عمر میں آدمی مضبوط (الاعصاب) ہوجاتا ہے اس کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا...... **فعوی بن غیره ای لواها لیّا شدیدا** یعنی اس نے اپنے ہاتھ کو مضبوط لپیٹ لیا۔ یعنی ایسی قوت اور شباب والا آدمی جو کسی سے پنجہ لڑادے تو مدمقابل کو پنجہ آزمائی میں شکست دے دے اس کو معاویہ کہتے ہیں......

سیرۃ اعلام النبلاء میں ہے کہ **ان معاویة کان طویلا البیض جمیلا**
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قد۔ حسین وجمیل تھے...... باوقار وجاہت والے تھے قدامت جسامت بھی مضبوط تھی۔ ایمان وعقیدہ بھی مضبوط تھا غلبہ اسلام کے لئے کی جانے والی جدوجہد کا عزم بھی مضبوط تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جسمانی وایمانی قوت سے دشمنان اسلام عیسائیت، یہودیت سے جو پنجہ آزمائی کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ خلفائے راشدین کے مبارک دور کے بعد ۴۴ لاکھ مربع میل سے اسلامی سلطنت کا سلسلہ بڑھا کر چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل تک پہنچا کر پورے کرہ ارض جو کہ ایک کروڑ بیس لاکھ جغرافیہ کا نصف سے زائد حصہ ہے۔ اسلامی پرچم لہرا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مضبوط پنجہ آزمائی کا ثبوت دیتے ہوئے پوری دنیا میں کفر کے پنجہ کو مروڑ کر خاک میں ملا دیا۔ اسی کو معاویہ کہتے ہیں۔

فتوحات معاویہ رضی اللہ عنہ ایک نظر میں

☆ اردن فتح کیا۔ ۱۹ھ میں روم کی فوجی چھاؤنی قیساریہ کو فتح کیا جس کے ایک لاکھ پہرہ دار اور تین سو بازار تھے۔

☆ ۲۷ھ اسلامی بحری بیڑہ تیار کیا اور قنسرین کو فتح کیا...... اسی سال بحری بیڑہ لے کر قبرص کی طرف بڑھے اس کو فتح کیا......

☆ ۳۲ھ رومی ممالک پر حملہ کرتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہنچے۔ اسے فتح کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت کے مستحق ٹھہرے۔

☆ ۳۳ھ افرانطیہ اور ملطیہ فتح کئے

☆ ۳۴ھ آپ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسلمان ذی خشب کی طرف بڑھے۔

☆ ۴۲ھ سجستان اور سندھ کا ایک حصہ فتح کیا۔

☆ ۴۴ھ کابل فتح کر کے مسلمان آپ کی قیادت میں قندابیل تک پہنچے۔

☆ ۴۵ھ افریقہ کا بڑا حصہ فتح کیا

☆ ۴۶ھ صقلیہ (سسلی) پر حملہ کیا۔

☆ ۵۴ھ نہر جیحون عبور کرتے ہوئے بخارا تک پہنچے۔

☆ ۵۶ھ سمرقند پہنچے۔

مؤرخ اسلام حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق مصیب بن ابوصفراز دی رضی اللہ عنہ یاسر بن سوار بن ام عبد رضی اللہ عنہ عبداللہ بن سوار، سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ یہ چاروں صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں آپ کے حکم پر عظیم لشکر لے کر آئے اور انہوں نے قلات بلوچستان اور سندھ کے بعض علاقوں کے علاوہ شیر بدھ اور کوہاٹ، بنوں، پشاور، کابل کو فتح کیا...... یہ سب کچھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سرپرستی اور قیادت میں ہوا آج بھی حضرت سنان رضی اللہ عنہ کی قبر پشاور اصحاب بابا پجگی روڈ پر مشہور ہے۔ جو کہ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے...... گویا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کفر سے پنجہ آزمائی کرتے

ہوئے پوری دنیائے کفر سے ٹکرائے اور پنجہ لڑاتے لڑاتے مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک اسلامی سلطنت کا قیام کر کے غلبہ اسلام لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا مصداق وتکمیل کا سبب بنتے ہوئے کفر کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور انکی طاقت کو چت کیا۔ اسی کو معاویہ کہتے ہیں۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا فَاِنَّهٗ قوِیٌ اَمین ۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قوی بھی ہے، امین بھی ہے، آج امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے گویا کہ اپنی قوت کا اپنے دور میں عملی مظاہرہ کر کے دکھایا۔

شہنشاہوں پر تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر اک ظالم سمٹ رہا تھا ، جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

سچ فرمایا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو نبرد آزما ہوگا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اسے پچھاڑ دیگا۔ (کنز العمال)

بڑے پیمانہ سے ثواب ملنا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو شخص چاہے کہ بڑے پیمانے کے ساتھ اس کو ثواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ (ذریعۃ الوصول حوالہ نمبر 32)

معاویہ کا معنیٰ کسی کی مدافعت کرنا

عَوّٰی عَنِ الرَّجُلِ ...... کسی کا دفاع کرنا اس کی غیبت کرنے والے کا رد کرنا۔ القاموس الوحید ص ۱۱۴۵۔

ایک معنیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ کا کسی کی مدافعت کرنا بھی ہے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کفار کی سازشوں، ظلم و ستم سے بچانے کے لئے ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلام کی مدافعت کرتے رہے۔ جس کے لئے دلیل کے طور پر متعدد واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔

جنگ یمامہ جو تحفظ ناموس رسالت و عقیدہ ختم نبوت پر واقع ہوئی۔ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے خاتمہ کے لئے دیگر بہت سارے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کردار ادا کیا، جام شہادت نوش فرمایا اور اس کذاب کو جہنم واصل کیا۔ اس ملعون کذاب مسیلمہ کو واصل نار کرنے والوں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کا نام بھی بعض مؤرخین نے لکھا ہے مثلاً اول نیزہ مارنے والے وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ جبکہ ابو دجانہ سماک نے اسے تلوار سے مضروب کیا۔ عبداللہ بن زید انصاری بھی قتل میں شریک ہوئے۔ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایہ والنہایہ کی روایت کے مطابق اور تاریخ خمیس کے مطابق بقول خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے قتل میں شریک تھے۔ یہ قتل دفاع ختم نبوت کے لئے تھا اور اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کسی طور بھی شریک ہونا...... مدافعت نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے......

☆ اسی طرح جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذالنورین کے دور خلافت کے آخر میں جو سبائیوں، بلوائیوں نے شورش برپا کی تو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی متفکر ہوئے کہ یہ لوگ کہیں اپنی سازش میں کامیاب نہ ہو جائیں اور خلافت اسلامیہ میں کوئی ضعف نہ آجائے۔ اس میں ایک طرف تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان مفسدوں، شریروں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے مبعوث فرمایا پھر اللہ کریم نے ان کے تعاون کے لئے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پسند فرمایا جن

میں قریش کے بہترین لوگ تھے انکے ذریعہ اسلام کی حکومت قائم ہوئی اور اسی خلافت کو جاری کیا گیا۔ بس خلافت اس دور میں انہی کے شایان شان ہے اور مناسب ہے (مطلب کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتراض بے جاہے) (ابن خلدون ج ۲) یہ تو ہوا خلافت کا دفاع۔ مدافعت معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی ہیں۔

اسی طرح مفسدین کی شورش جب بڑھ گئی تو خدشہ ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دشمن شہید نہ کردیں تو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فوج اسلامی دیگر علاقوں سے طلب کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ اور خود اپنے ساتھ شام جانے کا مشورہ بھی دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں صورتیں اختیار کرنے سے انکار کردیا کہ نہ میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں خون ریزی چاہتا ہوں نہ ان لوگوں پر بوجھ ڈالنا چاہتا ہوں اور نہ قرب و جوار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدافعانہ سوچ تھی۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ ان مفسدوں نے حالات اتنے ابتر کردیئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جانا دشوار ہوگیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حالات کی سنگینی کے پیش نظر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ والیٔ شام اور حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ والیٔ بصرہ اور والی کوفہ کو مدینہ کے حالات سے مطلع کیا اور مفسدین سے مدافعت اور اخراج کے لئے فوج طلب کی باقی حضرات کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمہ بن حبیب الفھری کی قیادت میں لشکر روانہ کیا۔ اگرچہ ان فوجوں کے پہنچنے سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا...... تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس مدافعت میں بھی عملی کردار پیش کر کے اسم با مسمی معاویہ رضی اللہ عنہ بنے۔ (مذکورہ واقعات کی تفصیل کے لئے مولانا محمد نافع مدظلہ کی کتب سیرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کریں۔)

معاویہ کا معنی حمایت یا جنگ وغیرہ کے لئے بلا کر لوگوں کو جمع کرنا

معاویہ کا ایک معنی حمایت یا جنگ کیلئے لوگوں کو بلا کر جمع کرنا بھی ہے۔اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے اس معنی کا عکس بھی آپ رضی اللہ عنہ میں پایا جاتا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے کفار سے متعدد جنگیں لڑیں اور مسلمانوں کی فوج ظفر موج کو جب بھی کسی طرف بڑھنے کے لئے بلاتے تو مسلمان جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر حاضر ہو جاتے۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کا ۴۰ سالہ دور امارت و خلافت سارا ہی فتوحات کا دور رہا ہے ایک طرف سے فارغ ہوئے دوسری طرف چڑھائی کر دیتے۔کبھی کسی موقع پر کسی نے نہیں کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ بلاتے ہیں مگر ہم تھک چکے ہیں ہم نہیں آتے۔صرف ایک فتح قبرص میں جب ۳۳ھ میں اہل قبرص نے معاہدہ توڑا تھا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (جو کہ بحری بیڑے کے موجد بھی ہیں) نے جو بیڑے سمندر میں اتارے ان کی تعداد سترہ سو (۱۷۰۰) تھی اور بارہ ہزار لوگ لشکر میں شامل ہو کر گئے۔

اسی طرح قیصر روم کی سرکوبی، روڈس کی فتح قیساریہ وغیرہ کے مواقع بھی بہترین مثال ہیں اور جب بد قسمتی سے مفسدین و منافقین کے شرور سے قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں ٹھن گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منع کرنے کے باوجود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ۱۶ سالہ گورنری سے معزول کیا اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو شام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کے لئے بھیجا وہ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساٹھ ہزار شیوخ جن کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہیں وہ قسم کھا کر خون عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کا مطالبہ کرر ہے ہیں۔یہ آواز اور مطالبہ چونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تھا اور یہ لوگ سب ان کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ حضرت جریر نے اس صورت حال سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا۔مالک بن اشتر قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ میں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر شام گیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ کس طرح

وہ لوگ بیعت نہیں کرتے مگر اس کی تلوار بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے مطالبے کے حمایت یافتہ لوگوں کو کاٹ نہ سکی۔ یہاں تک کہ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ۸۰ ہزار کا لشکر لے کر گئے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدافعت کے لئے مقام صفین تک نکلے تو ستر ہزار آپ کے ساتھ بھی نکلے۔ اسی کو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہی نام کا معنی ہے اور یہی معاویہ رضی اللہ عنہ کا وصف ہے۔ (اس عنوان کا مطالعہ کرنے کے لئے معتبر کتب کا مطالعہ کریں)۔

معاویہ کا معنی موڑنا یا مروڑنا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک معنی لغات میں موڑنا یا مروڑنا بھی لکھا ہے۔ اس معنی پر بھی غور فرمائیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف میں اس کی جھلک بھی نمایاں ہے۔ سیرۃ نگار لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فطرت عالمگیر تھی اور ہمت عالی کا تقاضا یہ تھا کہ اسلام ایشیا سے نکل کر یورپ افریقہ تک پہنچے مگر بحری بیڑہ کے بغیر یہ ناممکن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کو بحیثیت ایک نظام حیات کے پوری دنیا پر غالب دیکھنا چاہتے تھے۔ اور روم کی غیر اسلامی شوکت وسطوت مروڑ کر پاؤں تلے روندنا چاہتے تھے۔ چنانچہ عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں تو اس کی اجازت نہ ملی اور عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں بحری بیڑہ تیار کیا اور قبرص، آرمینیہ کے شہر شمشاء قیصر روم کی سرکوبی کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ ایک طرف اہل قبرص کی بدعہدی کے بعد ان کی گردنیں مروڑیں اور دوسری طرف تیونس، مراکش سمیت خود قیصر روم کی قیادت میں نکلنے والے لشکروں جو کہ ۶ سو جنگی جہازوں پر مشتمل تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے از خود مسلمانوں کے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے کفار واشرار کی گردنیں مروڑ کر زیر کیا کہ پھر سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔ جب مسلم اور نصرانی بیڑے آمنے سامنے ہوئے تو گھمسان کا رن پڑا، سمندر کا پانی سرخ ہو گیا، دشمن کی نعشیں کٹ کٹ کر گرتی تھیں۔ قیصر شکست کھا کر بھاگ گیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے گویا کہ دشمن کی طاقتور گردنوں کو مروڑ مروڑ کر پیوند خاک کر دیا۔ یہ ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کفر کے کان مروڑنے والا۔ اور دوسرا معنی تھا موڑنا، حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حسن تدبر اور کوشش سے حالات کا رخ موڑا۔ وہ جو کچھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی عجز و انکساری، صبر و تحمل مزاجی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و محبت کی خاطر بردباری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سبائیوں، بلوائیوں نے ان کے ساتھ ظالمانہ وسفاکانہ سلوک کرتے ہوئے کیا۔ یا بعد میں بھی معاندین، فاسدین نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہونے پر مجبور کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کاوشوں سے ایسے حالات کا رخ موڑ کر دکھا دیا کہ پھر ان کے دور میں کسی طرف سے کوئی فتنہ اس انداز میں سر نہ اٹھا سکا۔ ان حالات کا رخ موڑنے کو معاویہ رضی اللہ عنہ کا معنی اور وصف کہتے ہیں۔

ایک لطیفہ بھی ہو جائے

اور اگر اب بھی دشمنان معاویہ رضی اللہ عنہ کو لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ کا معنی سمجھ نہ آئے تو تجرباتی طور پر یہ مذکورہ بالا معنی موڑنا یا مروڑنا اس کو اس طرح سمجھاؤ کہ شیعہ سے تو یقیناً اور ان کے پراپیگنڈہ سے متاثر اس بھولے سنی کو بھی بٹھا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ان کے سامنے خوب تعریف کریں، فضائل اور مناقب ومحاسن بیان کریں مثلاً مختصراً اتنا بھی آپ کہیں کہ کیا بات ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بڑے اچھے تھے، بڑے ایمان دار، تقوی والے اور بہادر تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ زندہ باد...... ھادیا مھدیا............... معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ

تو دیکھو دشمن کے پیٹ میں اسی وقت مروڑ اٹھنا شروع ہو گا۔ اور گردن موڑ کر بھاگنے کی، جان چھڑانے کی کوشش کرے گا یا ہذیان بکنا شروع کر دے گا۔ اس کو برداشت نہ ہو گا یا چہرے پر شکن (مروڑ) پڑنا شروع ہوں گے۔ سمجھ لینا واقعی معاویہ رضی اللہ عنہ کا وہ معنی نہیں جو شیعہ نے کیا ہے بلکہ اس کا معنی موڑنا، مڑ ورنا ہے۔ جس کا صاف اثر ظاہر ہو رہا ہے۔

عظیم انسان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ

کاتب قرآن ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
عظیم انسان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ

سر پھرے یہودیوں کے جس نے ڈھیر کر دیئے
کل زبر تھے جو یہودی آج زیر کر دیئے

یہی تو وہ جوان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
جب بڑھا معاویہ رضی اللہ عنہ تو روم پار کرگیا

حکومتیں کفار کی وہ تارتار کرگیا
عجیب سیاستدان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ

معاویہ رضی اللہ عنہ نے حق کا علم بلند کردیا
سازشی کفار کو گھروں میں بندکردیا

موت کا پیغام ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
جس کے نام سے یہودیت بھی کپکپا گئی

جس کے نام سے سبائیت پہ موت چھاگئی
عجب تیرا مقام ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ

ایک وضاحت

اس ساری تفصیل کے بعد اس بات پر بھی غور فرمالیں۔ کہیں دشمن معاویہ رضی اللہ عنہ اس راستہ سے دھوکہ دینے کی کوشش میں آپ کی ذہنیت خراب نہ کرے۔ عوای کے معنی آواز دینے والا۔ عاواھم کے معنی اس نے آواز دی۔ یعنی معاویہ کے معنی بنے، لوگوں کو آواز دینے والا۔ اس لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر میں تا تانیث کے لئے نہیں ہے۔ جیسا کہ عکرمہ، طلحہ، ساریہ، حمزہ، وغیرہ ناموں میں کوئی بھی ''ۃ'' کو تانیث کے لئے مراد نہیں لیتا۔ تو لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ میں بھی تا تانیث کے لئے مراد نہیں لیں گے۔

علاج بالمزاج

یہاں تک تو بات تحقیق و دلائل کی تھی۔ جو کہ سلیم الفطرت انسان کے سمجھنے کے لئے کافی ہے لیکن بدفطرت دشمنان معاویہ رضی اللہ عنہ اگر ابھی اپنی معاندانہ روش سے باز نہ آئیں تو ان کو ذرا اپنا آئینہ دکھادو! جو کہ اگلے صفحات میں موجود ہے جس کو آپ علاج بالمزاج کے طور پر استعمال فرمائیں انشاء اللہ مفید ہوگا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ

خمینی کے نام کا معنی

اگر ناموں کا معنی کرنے کا شیعہ کو زیادہ ہی شوق ہے تو پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقدس نام ہی کیوں؟ شیعہ اپنے مذہب کا نام رافضی اور اپنے رہبر کا نام خمینی کا معنی کیوں نہیں کرتے۔ ان مردود ناموں کو بحث وتنقید کا تختہ مشق بنائیں۔ چلو ہم اس پر چھوٹا سا انجکشن لگاتے ہیں۔ جیسے بانی سپاہ صحابہ مجدد وقت امام اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شیعیت کو جو انجکشن لگایا ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان پر اعتراض کرتے اور تبرا کرتے تو اہلسنت اکابر علماء کرام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دفاع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع کرتے ہوئے ان کا ایمان ثابت کرنے پر دلائل دیتے اور زیادہ سے زیادہ شیعہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منکر کہہ کر کافر کہتے۔ یعنی صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے، عمر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے، عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے انجکشن لگاتے ہوئے کہا سیدھا کہو کہ شیعہ کافر ہے اور کافر کافر شیعہ کافر کے نعرہ سے جب ملک کی فضا گونجنے لگی تو شیعہ سٹپٹا گیا...... اور جو ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان پر تنقید کرتے اور معاذ اللہ کافر کہتے تھے...... ان کو اپنی فکر پڑ گئی اور شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر اپنا ایمان ثابت کرنے کے چکر میں پڑ گیا اسکے لئے کبھی وہ عظمت اسلام کانفرنس منعقد کرتے، کبھی اتحاد بین المسلمین کانفرنس کرنے لگے...... اور کبھی محفل حسن قرأت میں حصہ لیتے ہیں۔ کبھی ملی یکجہتی میں اور کبھی مجلس عمل میں اپنے اسلام کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... اسی طرح خمینی اور ان کے مذہب اور چند دوسرے افراد کے ناموں کا مختصر معنی کرتے ہیں تو انشاء اللہ ان کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقدس نام کے معنی کے بجائے خمینی کا فکر پڑ جائے گا اور امید ہے کہ کچھ معاملہ کنٹرول ہوگا اگر نہیں تو انشاء اللہ ہم تیز انجکشن بھی لگانا جانتے ہیں جیسے حضرت مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جعلی بارہویں امام کے آپریشن والا انجکشن جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ نے لگایا تھا......

اصل نام روح اللہ موسوی

خمینی کا اک اصل نام روح اللہ موسوی ہے......اور خمینی وطنی نسبت سے نام پڑ گیا۔ کیونکہ خمن ایران میں ایک جگہ کا نام ہے......اور اصل نام سے زیادہ خمینی نام مشہور ہے اور لکھا، بولا جاتا ہے۔اب غور فرمائیں کہ روح اللہ موسوی نام خمینی کا کس نے اور کیوں رکھا؟ اس کے معنی کیا ہیں اور کیا یہ نام خمینی پر فٹ آسکتا ہے؟ اسم با مسمی ہوسکتا ہے کہ نہیں ......روح اللہ کا معنی بنتا ہے کہ اللہ کی روح......اور قرآن پاک میں بِرُوحِ الْقُدُسِ حضرت جبرائیل کے لئے استعمال ہوا ہے۔ان کے لئے ہی مخصوص ہے...... بمعنی طہارت......اور لطیف کے...... کیونکہ جبرائیل علیہ السلام گناہوں سے ظاہری باطنی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہیں ......اور لطیف بھی ہیں کہ ان کا وجود تو ہے مگر محسوس نہیں ہوتا...... یا پھر روح جبرائیل کو وحی کی وجہ سے کہا گیا کہ وہ روح یعنی دلوں کی زندگانی کا سبب بنتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق......روح القدس، اسم اعظم ہے جس سے حضرت عیسٰی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔بعض نے روح سے مراد انجیل بھی لی ہے ......اور قرآن پاک کو بھی روح کہا گیا ہے...... وکذالک اوحینا الیک روحاً......یعنی روح کا معنی لطیف، طہارت، زندگانی، جبرائیل علیہ السلام قرآن پاک یا انجیل کا نام ہے یا اسم اعظم ہے

(۱) اب اگر روح کا لفظی معنی لطیف مراد لیتے ہوئے خمینی کے نام کا معنی کرتے ہیں تو معنی یہ بنتا ہے کہ روح ایک لطیف چیز کو کہا جاتا ہے کہ جس کا وجود تو ہے مگر نظر نہیں آتی۔جب کہ خمینی لطیف نہیں بلکہ دنیائے کفر میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔

(۲) اگر شیعہ روح سے مراد طہارت کا معنی لیتے ہیں تو خمینی کے ظاہر و باطن میں طہارت نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اپنے عقیدہ اور نظریہ کے اعتبار سے اسلامی احکام کے مطابق کافر تھا اور مشرک بھی تھا اور کافر اور مشرک لاکھ بار غسل کرے گنگا میں

نہائے یا کوثر و تسنیم سے دھل کر آئے پھر بھی وہ نجس ہے......

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے! اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ......یعنی کافر اور مشرک ایسا پلید ہوتا ہے سوائے توبۃ النصوح کے کسی چیز سے پاک نہیں ہوسکتا خمینی چونکہ مر چکا ہے بغیر توبہ کے اب اس کے لئے پاکی کی کوئی صورت نہیں...... اس لئے جو سراپا نجس ہے اس کو اللہ کی طرف منسوب کر کے اللہ کی روح کہنا (روح اللہ) کہنا انتہائی شرمناک ہے۔

(۳) روح بمعنی زندگی ہے...... یہ معنی بھی خمینی کے لئے مناسب نہیں اس لئے کہ خمینی اپنے سفاکانہ کردار کی وجہ سے انسان کے لئے زندگی نہیں بلکہ درندگی کا نمونہ تھا ...... مسلمانوں کے لئے بھی اور اپنی ذریت کے لئے بھی...... جیسا کہ ایران کے مسلمانوں کو کتے بلی کا گوشت کھانے پر مجبور کیا...... اور اپنے مخالف جو ایران سے بھاگ کر پاکستان کوئٹہ آئے تو ان کو بھی مروایا...... ایسے شخص کو زندگی کہنا کہاں کا انصاف ہے...... ویسے بھی خمینی کی موت دنیائے کفر کی موت تھی۔

(۴) اگر روح اللہ کا اسم اعظم ہے تو اسم اعظم جیسے مقدس معتبر الفاظ کو کسی ایسے شخص پر چسپاں کرنا جو کسی اعتبار سے اس کا مصداق و مستحق نہ بنتا ہو، سراسر زیادتی ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے کتے کو احتراماً کوئی بکری کہنے لگے ......تو وہ نام رکھنے سے اپنی کمزرو وحقیر جنس سے بدل نہیں سکتے یا کتا بکری کہنے سے اپنے کتے والے اوصاف سے بری نہیں ہوسکتا......

اسی طرح لفظ روح قرآن پاک، انجیل، وحی کے لئے ہے اس کو ایسے بدعقیدہ شخص کے لئے نام رکھ کر استعمال کرنا بعید از عقل ہے...... (لفظ روح کی لغوی تفصیل مزید دیکھنے کے لئے لغات القرآن جلد سوم ص ۱۱۳ کا مطالعہ فرمائیں)

روشن خیالوں کا خیال

اس انجکشن سے دشمن کو تکلیف تو ہوگی ہی لیکن کچھ مسلمانوں میں سے روشن خیال طبقہ کو بھی کوفت ہوگی کہ دیکھو جی روح اللہ کتنا پیارا نام ہے اور اس کا مفہوم اس انداز میں بیان کر کے دل آزاری کی گئی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے...... اس لئے مجھے بھی ان روشن خیالوں کا خیال ہے...... ایسے حضرات کے لئے عرض ہے کہ پہلے تو وہ یہ غور فرمائیں کہ شیعہ نے جس شخص کے نام کا مذاق اڑایا ہے وہ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کاتب وحی، خال المسلمین، امیر المومنین نصف سے زائد کرۂ ارض پر اسلام کی عظمت کو چار چاند لگانے والے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے نام کا معنی ''کتیا اور بھونکنے'' کے معاذ اللہ کیا ہے جب کہ اس سے زیادہ واضح اور صحیح اچھے معنی لغت میں موجود تھے...... تو یہ کیا دل آزاری اور کفر نہیں......؟

اور وہ اتنے پاکیزہ شخص کے لئے یہ غلیظ معنی کر سکتے ہیں جس کی پاکی وطہارت وایمان کی گواہی قرآن نے بھی دی ہے تو ہم ایک ایسے شخص کیلئے (خمینی) جو واقعتاً بدعقیدہ، بدفطرت، بد باطن ہو اس کے لئے حقائق پر سے پردہ ہٹا کر عوام کو آگاہ کریں تو یہ زیادتی یا دل آزاری نہیں بلکہ کار خیر ہے...... مزید اس بات کو سمجھنے کے لئے خمینی کے عقیدہ ونظریات کو بتفصیل مطالعہ فرمائیں تو ہمارا مذکورہ بالا سطور کا تبصرہ خمینی کے نام پر کیا گیا ہے وہ ایک صاحب ایمان کے لئے یقیناً کم ہوگا اور اس خمینی کی بطور خاص کتاب ''کشف الاسرار'' ''اظہار یکجہتی'' وغیرہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ کتنا کفر ہے اس کی تحریروں میں...... مثلاً اللہ کی ذات کے متعلق لکھا ہے کہ میں اس رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمان رضی اللہ عنہ ومعاویہ رضی اللہ عنہ جیسے زندیق کو خلیفہ بنایا...... اس عبارت میں ایک تو رب تعالی کا واضح انکار اور دوسرا اصحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زندیق کہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے ایمان، جرأت وطاقت و

صداقت پر قرآن پاک میں ساڑھے سات سو آیات دلالت پر موجود ہیں۔ان پر اپنی ایرانی فوج (جو بدعقیدہ و بدکردار ہے) کو خمینی نے فوقیت دی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی عظیم المرتبت شخصیت جن کی رائے پر قرآن پاک میں ۲۷ آیات نازل ہوئیں ان کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خمینی نے صریح کافر کہا ہے ...... اس کے علاوہ ۱۹۸۶ء میں بیت اللہ شریف میں شورش برپا کر کے لبیک یا خمینی کے ڈائل والی گھڑیاں تقسیم کی گئیں اور حضرات ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو روضہ مقدسہ سے نکالنے کی سازش کی گئی۔ان ساری کفریات اور بے غیرتیوں کے باوجود بھی خمینی روح اللہ ہے...... تو پھر فرعون، نمرود کے لئے بھی کوئی اچھا سا لقب تلاش کرو...... ہم نے اس میں مبالغہ آرائی نہیں کی جو حقیقت تھی اسی کا اظہار کیا...... مذکورہ بالا کفریہ نظریات اور سفاکیت کے بعد خمینی کو روح اللہ نہیں لعنت اللہ کہنا زیادہ قریب از حقیقت ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
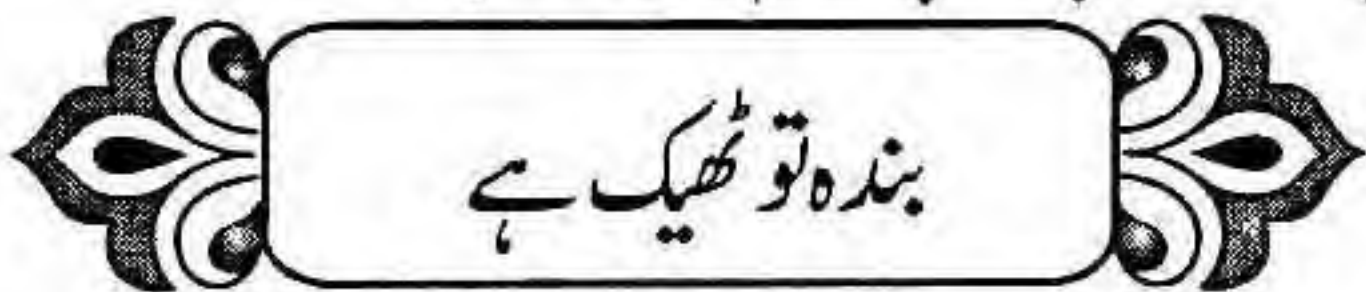
بندہ تو ٹھیک ہے

مزید یہ کہ شیعہ بات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کی کرتا ہے کہ ان کا نام یا معنی ٹھیک نہیں، ہم کہتے ہیں کہ چلو ایک لحہ کے لئے غور کر لیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نام کا معنی ٹھیک نہیں لیکن بندہ تو ٹھیک ہے نا ......نام سے کیا لینا ......بات تو عقیدہ ،ایمان ،تقویٰ،طہارت،امانت ،دیانت ،قرآن کی کتابت ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ،خلافت ،جرأت ،ایمانی غیرت ،صداقت ،نفاست ،امامت وخطابت جیسے اوصاف کی ہے جس کے وہ مہر منیر ہیں۔جو قرآن وسنت کے لاریب ومستند دلائل سے ثابت ہے اور بدیہی حقیقت ہے......اس لئے اس کے نام کے معنی سے کیا لینا بندہ تو ٹھیک ہے جب کہ خمینی بندہ ہی ٹھیک نہین جو کہ عقیدہ وکردار میں کفر ،ضلالت ،ظلم ،سفاکیت ،اللہ تعالی وحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت عظام ،قرآن پاک ،اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی سے بھری ہوئی ذہنیت کا

مالک ہے۔ایسے شخص پر روح اللہ کا نام چسپاں کر کے اس کے گناہ کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ قطع نظر نام کے بندہ کا کام تو ٹھیک ہونا چاہیے۔

الموسوی

موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالی کے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام اور موسی حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت موسی کاظم کا نام مشہور ہے۔ یہ دونوں نام ہمارے لئے قابل قدر و صد تکریم ہیں...... موسیٰ کا معنی پانی سے نکالا ہوا...... حضرت موسیٰ کو دریا میں سے نکالا تھا...... صاحب رحمۃ اللعلمین نے موسیٰ کا معنی قوم کو برگزیدہ بنانے والا کیا ہے...... لیکن یہ مقدس نام جب خمینی جیسے ملعون شخص کے لئے استعمال ہوگا تو پھر صرف معنی نہیں مفہوم پر غور ہوگا...... حقیقت تو یہ ہے کہ خمینی نے ایرانی قوم کو برگزیدہ کیا بنانا تھا الٹا برگزیدہ ہستیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو گالیاں نکلوا کر بے کار اور کفر کا بریدہ بنا دیا...... ہے۔

خمینی کا معنی

خمینی، خمن سے ہے۔ خَمَنْ...... تخمینے لگانے والا...... اَلْخَمْنُ...... بدبو تعفن۔
(المنجد ص ۳۵۲)

خَمَّنَ الشَیء خَمَنَۃً فَالشیءُ مُخَمَّن

اَلْخَمْنُ ...... بدبو، تعفن۔

اَلْخَمَّانُ...... گھٹیا درجہ کا آدمی...... اندازہ، تخمینے لگانے والا۔ القاموس الوحید۔
ص ۴۷۷۔ مولانا وحید الزمان قاسمی۔

اب غور فرمائیں جناب کہ مذکورہ بالا لغات میں بھی اور دیگر لغات کی کتب میں بھی خمینی خمّن سے ہی لکھا ہے اور اس کا معنی بدبو اور تعفن ہے گھٹیا درجہ آدمی، جو کہ تخمینے اندازے لگاتا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے، نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

بندہ ناچیز نے گزشتہ سطور میں روح اللہ الموسوی کے نام پر جو تبصرہ لکھا ہے اس کی حقیقت خمینی کے معنی سے مزید آشکارا ہو گئی ہے......اور موصوف کو اب ہم اسم با مسمی، کفرو ضلالت، اللہ تعالی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ازواج مطہرات وقرآن مجید کی دشمنی ومخالفت پر مبنی بدبودار پر تعفن لوگوں اور گھٹیا درجہ لوگوں کا امام تسلیم کرتے ہیں تو شیعوں کے عقائد کفریہ اور گمراہ کن کردار پر نظر فرمائیں تو بات سمجھ آجائے گی کہ ایک طرف عقیدہ کے لحاظ سے شیعہ۔ اللہ تعالی کا انکار کرتا ہے......اور اللہ کی ذات کو معاذ اللہ جاہل لکھتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام لکھتا ہے اور اپنے بارہ اماموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مانتا ہے۔ قرآن مجید کا منکر اور موجودہ قرآن مجید کو شراب خور خلفاء کی لکھی کتاب محرف بدلا ہوا معاذ اللہ کہتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ مرتد، زانی، شرابی لکھتا ہے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو گالیاں دیتا ہے......شیخ عبد القادت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کو گالیاں دیتا ہے اور یہودیوں کا چوہدری لکھتا ہے۔ سنیوں کو ولد الزنا......اور کنجریوں کی اولاد لکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح کے گندے عقائد سے ان کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے بڑوں کو حجۃ اللہ، روح اللہ، آیات اللہ اور اپنے آپ کو مومن......لکھتا ہے......

شیعہ کا کردار

کوفہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلانے والا اور پھر دھوکہ دے کر نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے والا شیعہ ہے۔خون فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے لے کر طارق اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا شیعہ۔بالخصوص یحیٰ قرامطی، اسماعیل صفوی۔

حج پر شیعہ عبادت کی بجائے اکثر فساد کرتا ہے۔نماز خود اپنے عقیدے کے مطابق بھی کم پڑھتے ہیں۔قرآن مانتے بھی نہیں تلاوت بھی نہیں کرتے نہ شیعہ کے ہاں تراویح ہے نہ قرآن خوانی......

وضو ہاتھ کی بجائے پاؤں سے شروع کرتے ہیں...... پانی نہ ہو تو استنجا تھوک سے جائز سمجھتے ہیں...... ماں، بہن، بیٹی سے ریشم لپیٹ کر صحبت صحیح سمجھتے ہیں۔متعہ کے نام سے بلاتفریق ہر عورت سے ہم بستری کرتے ہیں...... ہیرا منڈی ......اور فلمساز اداروں میں کلبوں میں ......جسم فروشی، اداکاری، گلوکاری یہ سب کام مذہبی جواز سمجھ کر شیعہ ہی کرتے ہیں ان مذکورہ اداروں میں اکثریت شیعہ مردوں عورتوں کی ہی ہے...... (سنی اگر جاہلیت سے یہ بے غیرتی کرے بھی تو قانونی طور پر شیعہ ہونے کا سرٹیفکیٹ انہیں بنوانا پڑتا ہے)

عرس و مزارات پر شراب، زنا، اغلام بازی، یہ سب کرنے کرانے والے شیعہ ہیں (عملاً چیک کیا جا سکتا ہے) ناچ گانے، چرس، جادو وغیرہ جیسے یہ سب قبیح اخلاق و افعال شیعہ کے ہیں جن کو آپ عملاً بھی پاکستان میں اور دوسری جگہ پر دیکھ سکتے ہیں......اس بدبودار پر تعفن طبقے کے امام کا نام ہے خمینی۔کوئی متقی، پرہیزگار۔صاف ستھرا ماحول ان میں ہے تو بتاؤ۔بلکہ ذمہ داری سے کہتا ہوں۔ایمانی حلاوت کے ساتھ یا ظاہراً صاف ستھرا شیعہ کو غور سے دیکھو اور سونگھو تو ایک خاص قسم کی بدبو آئے گی۔جیسے قادیانیوں سے بھی آتی ہے۔

بندر خمینی

شاید اس عنوان پر غصہ اور زیادہ آجائے ...... نا بابا...... نا ...... ذرا حوصلہ یہ خمینی کو گالی نہیں دے رہا نہ اس کو بندر کہہ رہا ہوں بلکہ یہ ایک عنوان ہے ''بندر خمینی'' اور یہ عنوان بھی میرا لکھا ہوا یا لگایا ہوا نہیں بلکہ یہ ایران میں ایک بندرگاہ کا نام ہے۔ جس کا تذکرہ اسلامی انسائکلو پیڈیا ص ۱۲۵، نامی ایک کتاب میں اس طرح ہے...... وہاں بھی اسی طرح لکھا ہوگا باعتبار فارسی زبان کے...... لیکن شیعہ کو چاہئے کہ اس پر نظر ثانی کرلیں اور لفظ تبدیل کرلیں ...... یا کم از کم بندرگاہ...... پورا لفظ لکھیں ورنہ ہم پاکستانی مسلمان تو اسکو ایسے ہی پڑھیں گے جیسے بندر خمینی لکھا ہے اور ایسا ہی سمجھیں گے۔ جیسے بندر خمینی کے عقیدے اور کرتوت تھے......

ہوئے تم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

خمینی کے جانشین علی خامنہ ای کا معنی

۱۹۸۹ء ۳ جون کو خمینی کے مرنے کے بعد علی خامنہ ای اس کے جانشین کی حیثیت سے منظر پر آیا...... اس کا نام علی خامنہ ای ہے...... علی مصدر علوًا سے بمعنی سرکشی، غرور، ظلم و زیادتی کے...... (المعجم القرآن ص ۳۱۶)

چنانچہ یہ والا ''علی خامنہ ای'' اپنے عقیدہ و کردار کے اعتبار سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرکشی و غرور و ظلم کرنے والا شخص ہے...... اور خامنہ ای کا معنی...... الخامن، گمنام غیر مشہور...... کو کہتے ہیں۔ خمینی کے مرنے تک تقریباً گمنام و غیر مشہور رہا......

شیعہ کا معنی

شیعہ مذہب کا نام ہے اور اس نام کا معنی ہے گروہ ،فرقہ ،جماعت ،ٹولہ۔
الشیعیُّ شیعہ کا واحد ہے،سنی کا مقابل......الشیوعیّۃ کمیونزم ایک فکری مذہب۔الشیعۃُ گروہ فرقہ۔(ص۹۰۴ القاموس الوحید)

اس معنی کو شیعہ اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

والشیعاہ الفِرَقُ و کُلُّ فِرْقَۃٍ شیعہ علی عددہ سمّوا بذالك لاَنَّ بَعضھم یشیّع علی مذھبہ (تفسیر مجمع البیان جلد۴ص۳۰۴)

یعنی شیعہ فرقوں کو کہتے ہیں اور ہر شیعہ مستقل ایک فرقہ ہے اور ہر فرقہ کا نام شیعہ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ بعض لوگ بعض کے مسئلہ میں تابعداری کرتے ہیں۔اب غور فرمائیں حکومت اور عوام سپاہ صحابہ اور اہل سنت کو فرقہ واریت پھیلانے کا طعنہ دیتی ہے۔ جب کہ جس مذہب کا نام ہی فرقہ ،گروہ بندی ہے......اسی کے کردار کی وجہ سے فرقہ واریت کی بنیاد پڑتی ہے......اس کو طعنہ اور الزام دینا چاہئے؟ بہرحال قرآن پاک میں بھی چند جگہ لفظ شیعہ آیا ہے......مگر آپ غور فرمائیں گے تو شیعہ کا لفظ اکثر جگہ پر قرآن پاک میں بدکاروں،مشرکوں،کافروں اور جہنمیوں کے لئے استعمال ہوا ہے......

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَ کَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ (الانعام ۱۵۹)

بے شک جنہوں نے دین کے ٹکڑے کئے وہ شیعہ تھے۔اے محبوب! آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

مفہوم ترجمہ سے صاف ظاہر ہے کہ دین میں تفرقہ ڈالنے والے کو شیعہ کہا گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو شیعہ سے لاتعلق رہنے کا حکم دیا گیا......

خود شیعہ قرآن پاک میں مذکورہ آیت میں لفظ شیعہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
اِنَّھُمُ الْکُفَّارُ وَالْمُشْرِکِیْنَ ۔کہ یہاں لفظ شیعہ سے کافر اور مشرک مراد ہیں۔
اِنَّھُمُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی ۔کہ شیعہ سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔(تفسیر مجمع البیان ج۲ص۳۸۹،اور منہج الصادقین ج۳ص۴۷۵)

اصل ترجمہ بھی آپ نے پڑھ لیا اور شیعہ تفسیر کے مطابق لفظ شیعہ کافر،

مشرک، یہود ونصاریٰ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی پڑھ لیا۔

مزید غور فرمائیں

(۲) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا. (قصص ۴)

بے شک فرعون نے زمین پر غلبہ حاصل کرلیا اور وہاں کے لوگوں کو شیعہ بنا دیا۔

مفہوم صاف ظاہر ہے کہ فرعون نے اپنی کوشش سے کسی کو مسلمان تو نہیں بنایا کہ وہ خود مسلمان نہ تھا یہ کام تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر کا تھا اور جن کو فرعون نے تربیت دی وہ کون بنے۔ قرآن نے ان کافروں کو شیعہ کا نام دے کر موسوم کیا......

(۳) قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ سے اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا تک (الانعام ۶۵)

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے (ان کافروں) سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ تمہارے اوپر سے یا نیچے سے عذاب نازل کرے۔ یا تم (کافروں کو) شیعہ بنا دے۔ یہاں بھی کافروں کو شیعہ نام سے موسوم کیا۔

(۴) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ○ الخ (پارہ ۱۴ آیت ۱۰)

اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانے کے شیعوں کے پاس بھی رسول بھیجے جو رسول بھی ان کے پاس گیا وہ ٹھٹھہ (مزاح) کرتے تھے۔

(۵) ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا○ (پارہ ۱۶ آیت ۶۹)

پھر ہم شیعہ کو جو کہ رحمٰن کا سرکش اور نافرمان تھا جہنم میں الگ کرکے ڈالیں گے۔

ان مذکورہ تمام آیات اور چند دیگر آیات میں بھی لفظ شیعہ کافروں، مشرکوں، یہود ونصاریٰ اور سرکش اور رسولوں سے مزاح کرنے والوں اور جہنمیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اب ذرا لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ کا معنی غلط کرنے والوں سے کہیں نا کہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ تمہارے تو مذہب کا نام بھی وہ ہے جس کو قرآن پاک نے ایک دوبار نہیں بلکہ اکثر کافروں، مشرکوں، بدکاروں، جہنمیوں، یہودیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کے مذہب کا نام کافروں کے لئے استعمال ہوا خود ان کے اپنے اندر کتنا کفر ہوگا۔ خود اپنے اندر کتنا شرک ہوگا خود اپنے اندر کتنا یہودیت ونصرانیت کا اثر ہوگا خود اپنے اندر کتنی بدکرداری ہوگی؟ ذرا جھانک کر دیکھیں......

دوسروں پر تبصرہ کیجئے......سامنے آئینہ رکھ لیا کیجئے

حقیقت صاف سامنے نظر آ جائے گی ۔شیعہ کے کفریہ عقائد اور کردار رذیلہ ہے...... یہ محض الزام تراشی یا دل آزاری نہیں بلکہ حقیقت ہے......اس کا اعتراف شیعہ کی اپنی معتبر تفسیر مجمع البیان، تفسیر منہج الصادقین اور تفسیر قمی وغیرہ میں موجود ہے......وہ بھی اس لفظ کو اسی معنی مفہوم ہی سے مراد لے کر لکھتے ہیں ...... بلکہ تفسیر قمی میں یہاں تک اعتراف موجود ہے کہ شیعہ وہ ہے جو دین میں اختلاف کرے اور ایک دوسرے پر طعن کریں۔ (ج ا ص ۲۰۴) اس لحاظ سے شیعہ اسم با مسمیٰ ہو گئے کہ جو شیعہ کے مذہب کا نام ہے وہ شیعہ کا کردار ہے ......یعنی وہ اللہ تعالیٰ ،حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ،قرآن پاک ،کلمہ اسلام ،زکوۃ ،نماز ، جہاد، خلافت، امامت ،صحابیت ،اہل بیت وغیرہ ہر معاملہ میں اختلاف کرتے ہیں ۔اس لئے ان کو شیعہ کہا جاتا ہے ......اور ان مذکورہ تمام ہستیوں اور منصبوں پر طعن و تشنیع (تبرّا) یعنی مذکورہ بالا تمام مقدس ہستیوں کو گالی دینا ان کے مذہب کا بنیادی وصف ہے ......اس لئے بھی ان کو شیعہ کہا جاتا ہے...... (تفصیل کے لئے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخی دستاویز کا مطالعہ ضرور کریں)

اس لئے حضرت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ **هُمْ شِيْعَتُكَ فَسَلِّمْ وُلْدَكَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُمْ** کہ اے علی رضی اللہ عنہ اپنے شیعوں سے اپنی اولاد کو بچا یہ تیری اولاد کو قتل کر دینگے...... یہ فرمان بھی شیعہ کی کتاب روضہ ج ۸ ص ۲۶۰ پر ہے اور اس کتاب الروضہ ص ۲۲۸۰ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی شیعہ نے خود لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے شیعوں کو الگ کروں تو یہ منافق ہیں......اور اگر ان کا امتحان لوں تو سب کو مرتد پاؤں ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی ہے کہ میں نے تمہیں نصیحت کی لیکن نافرمان گدھوں کی طرح بھاگنے لگے ۔(احتجاج طبرسی ص ۲۵۴ ج ۱)۔

ان کے بارہ اماموں میں سے اکثر کی شیعوں پر نام لیکر لعنت وملامت کی بے شمار

روایات خود ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

اتنا نہ بڑھا پا کی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ

بحری سفر میں حفاظت اور دینی و دنیاوی مہمات میں کامیابی کا اکسیر اعظم درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِينَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ○ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ ○ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ ○ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ ○ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ ○ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ○ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

شیعہ کے مکروفریب سے ہوشیار رہیں

لفظ شیعہ کا معنی ومفہوم تو آپ نے پڑھا اور کافی حد تک حقائق آپ کے سامنے آچکے کہ شیعہ ہر معاملہ میں کس چالاکی اور عیاری کے ساتھ دوسروں پر کیچڑ اچھالتا ہے ......اور خود اپنے دامن داغدار کو بڑی ہوشیاری سے بچالیتا ہے ......جیسے کہ اسم معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیچڑ اچھال کر اس طرف کسی کو متوجہ نہ ہونے دیا کہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ پر تنقید کر رہا ہے وہ خود کیا ہے......اسی طرح خمینی نے رشدی ملعون کے قتل پر دس کروڑ انعام رکھ کر پوری امت مسلمہ کو ایسا بے وقوف بنایا کہ......ہر مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ یار بڑا بہادر اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ہے کہ جس نے دس کروڑ انعام کا اعلان کیا ہے......جبکہ حقیقت یہ تھی کہ ایک طرف تو جو رشدی نے انبیاء کرام اور ازواج مطہرات کے خلاف بکواس کی تھی خمینی کی تحریروں اور شیعہ کے لٹریچر میں اس سے کہیں زیادہ وہ بکواس موجود تھی۔اس نے اپنے کفریہ لٹریچر سے توجہ ہٹانے کے لئے رشدی کو واجب القتل قرار دے کر امت کے دل جیت لئے......دوسری طرف اس نے مسلمانوں کے ایمانی جذبہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ولولہ کی توہین کی کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے انعامی لالچ میں آکر کام کریں گے......اللہ کا شکر ہے کہ ایسا نہ ہوا......رشدی یا خمینی جیسے گستاخ جب بھی جہنم واصل ہوتے ہیں یا تو کتے سے بدتر موت مرے یا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محبین نے ایمانی جذبوں سے ان کو جہنم واصل کیا۔کوئی مثال انعام والی آج تک نہیں ملتی۔خیر بات طویل ہوگئی۔بات یہ سمجھنا مقصود تھی کہ شیعہ کے مکروہ فریب سے ہوشیار رہیں......کہ شیعہ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہتا اور تائثر دیتا ہے کہ دیکھیں ہمارے مذہب شیعہ کی صداقت یہ ہے کہ

① ہمارا تذکرہ اور نام لفظ شیعہ کے ساتھ قرآن پاک میں بھی موجود ہے......

② اور نبیوں کے ماننے والوں کو قرآن نے شیعہ کہا ہے......

③ اور ابراہیم علیہ السلام بھی شیعہ تھے......

تو آپ کو گھبرانے، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جرأت کے ساتھ ان سے بات کریں کہ پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ آپ کے مذہب کا نام شیعہ لاکھ بار قرآن میں آیا ہو تو کیا ہے؟ جب شیعہ قرآن کو مانتا نہیں تو قرآن پاک سے دلیل کا کیا معنیٰ؟۔ اور پھر ابھی پچھلے عنوان میں شیعہ کا لفظی اور قرآنی اصطلاح کے معانی آپ نے پڑھ لئے (فرقہ، ٹولہ، گروہ، کافر، مشرک، یہودی، نصرانی، جہنمی وغیرہ) ان ہی معنوں میں تو ہم ان کو مانتے ہیں۔

② دوسری بات کہ نبیوں کو ماننے والوں کو قرآن نے شیعہ کہا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۔ (قصص)

کہ ایک موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا اور دوسرا موسیٰ کا دشمن تھا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نبی کو ماننے والے کو شیعہ کہا گیا ہے۔ جب کہ خود شیعہ مفسر اپنی تفسیر منہج الصادقین ص ۹۷ ج ۷ پر لکھتا ہے

"آں یکے از پیروان موسیٰ علیہ السلام بود، از بنی اسرائیل، نام او سامری بود۔"

یعنی وہ اسرائیل میں سے تھا اور اس کا نام سامری تھا...... اس سے معلوم ہوا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا متبع مذہب نہیں تھا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا...... اور سامری کے متعلق سب جانتے ہیں کہ وہ کیا تھا اور کون تھا؟ جس نے حضرت موسیٰ کے کوہ طور پر جانے کے بعد بچھڑا بنا کر قوم کو اس کی عبادت پر لگایا اور اس کے متعلق بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ۔ بے شک تو گمراہ آدمی ہے۔

③ جہاں تک بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے تو یہاں نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو شیعہ قرار دیا ہے نہ ہی حضرت ابراہیمؑ کو شیعہ کہا گیا ہے بلکہ یہاں حضرت ابراہیمؑ کو حضرت نوح علیہ السلام کے اصول دین پر ہونے کی طرف اشارہ ہے...... اور مزید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین، مذہب وملت کی باقاعدہ قرآن مجید میں وضاحت موجود ہے۔ حَنِيْفاً مُسْلِماً...... تفصیلات میں مندرجہ ذیل نمبر آیات دیکھ لیں۔ البقرة ۱۳۵...... ال عمران ۹۵، ۶۷ ...... النساء ۱۲۵...... انعام ۷۹...... یونس ۱۰۵...... النحل ۱۲۰، مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے، نہ نصرانی۔ بلکہ حنفی (حنیفاً) مسلمان تھے اور نہ ہی مشرکوں میں سے تھے

جن میں سے نہ تھے ان کی اللہ نے تردید کردی اور جن میں سے تھے ان کا تذکرہ نہ ہوتا تو بھی بات بن سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی کہ وہ مسلمان تھے جب کہ شیعہ اسلام سے خارج ہے اس دور کا بھی اور مفہوماً اُس دین سے دور، اس دور کا بھی......

رفض کا معنی

شیعہ مذہب کو رفض کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے......اس اعتبار سے لفظ رِفض کا معنی بھی دیکھ لیں......

رَفَضَ...... معنی پھینکنا...... چھوڑنا...... (المنجد)

وَاَرْفَضَ الْاِبلْ ......اونٹوں کو چراگاہ میں متفرق چھوڑنا......الرَّافِضَہ ......لڑائی میں اپنے پیشوا کو راہنما کو چھوڑ دینے والا (دھوکہ) دینے والا گروہ۔

لا خیر فی الرّوافض ......(یہ ساری عبارت ترجمہ مفہوم سپاہ صحابہ کا نہیں لغات کی کتب میں پہلے سے لکھا ہوا موجود ہے)

قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیں

روافض امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سب سے پہلے وہ لوگ کہلائے جنہوں نے خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

طبری نے لکھا ہے کہ کوفہ کے زیدیوں کو یہ لقب ملا جنہوں نے زید بن علی کو اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہیں کی تھی۔

بعض کے نزدیک ابن سباء کے ساتھی سب سے پہلے رافضی کہلائے (اسلامی انسائیکلوپیڈیا ص ۹۷۱ جلد دوم)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ رافضی شیعہ ہی کو کہتے ہیں جس کا معنی چھوڑنا ہے......اور حقیقت میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرآن کو چھوڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو چھوڑا، کلمہ اسلام کو چھوڑا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑا، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے احترام کو چھوڑا، اور پھر کربلا میں بارہ ہزار خطوط لکھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خود بلوا کر دھوکہ دے کر تنہا چھوڑا......(اور پھر ظلماً شہید کر دیا)۔ نبوت کے بعد خلافت کو چھوڑا۔

روافض...... معنی چھوڑنا۔	شیعہ معنی تفرقہ
یہ مندرجہ ذیل چیزیں اسلام ہے۔ اس کو چھوڑا	مندرجہ ذیل چیزوں کا اسلام سے فرق ہے
یہ رفض ہوا	یہ شیعہ بنا
اس نے اسلام کو چھوڑا تو رافض بنا	اس کفر کو اپنایا تو شیعہ بنا
اللہ تعالیٰ اور اس کی واحدانیت کے عقیدہ کو چھوڑا۔	(حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا ماننا)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو چھوڑا۔	(بارہ اماموں کو بعد نبوت مقام نبوت پر ماننا)
قرآن لاریب کو چھوڑا۔	(مصحفہ فاطمہ کے عقیدہ کو اپنایا)

کلمہ طیبہ (دو جز والا) کو چھوڑا۔ (پانچ جز والا کلمہ بنایا اور اپنایا)
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو معیار ایمان ہیں ان کو چھوڑا۔ (صرف اہلبیت کی محبت کا جھوٹا دعوی کیا)
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے احترام کو چھوڑا۔ (ان پر الزام تبرّا کو اپنایا)
تین بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا۔ (ایک بیٹی کے تصور کو اپنایا)
نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نظریہ خلافت کو چھوڑا۔ (نظریہ امامت کو اپنایا)
بارہ ہزار خطوط لکھ کر حضرت حسین کو کربلا میں بلا کر چھوڑا۔ (دھوکہ دے کر شہید ظلماً کیا)
زکوۃ وعشر جو فرض ہے اس کو چھوڑا۔ (خمس کے نظریہ کو اپنایا)
صداقت، سچائی کو چھوڑا۔ (تقیہ کے نام سے جھوٹ اپنایا)
جہاد جیسے فریضہ کو چھوڑا۔ (فساد کو اپنایا)
عدل وانصاف کو چھوڑا۔ (ظلم وزیادتی کو اپنایا)
شرم وحیاء کو چھوڑا۔ (بے حیائی کو اپنایا)
نکاح جیسے پاکیزہ حکم کو چھوڑا۔ (متعہ کے نام سے زنا کو اپنایا)
اخلاق حمیدہ کو چھوڑا۔ (عادات رذیلہ کو اپنایا)
صبر کو چھوڑا۔ (ماتم کو اپنایا)
قرآن کی تلاوت کو چھوڑا۔ (دھڑے، مرثیے کو اپنایا)
پانچ نمازوں کو چھوڑا۔ (اپنی مرضی کی تین نمازوں کو اپنایا)
طواف بیت اللہ کو چھوڑا (خمینی کی قبر کے طواف کو اپنایا)

☆☆☆☆

موجودہ دور میں معاویہ نام کی کثرت

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

اس پرفتن دور میں جب اسلام کے خلاف باطل کفریہ طاقتیں ہر طریقہ سے برسر پیکار ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم ازواج مطہرات وعظمت قرآن پر طرح طرح کے حملے ہورہے ہیں اور کفر شجر اسلام کو جڑ سے اکھاڑ کر پیوند خاک کرنا چاہتا ہے...... اللہ پاک نے ہمیشہ سے اسلام وحق کا بول بالا رکھنے کے لئے اور کفر وباطل فتنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اہتمام وانتظام فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ابھی ماضی قریب میں اسی طرح جب خمینی ایرانی انقلاب نے اسلام کے نام پر شہرت پائی اور لبادہ اسلام اوڑھ کر اللہ تعالی و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عظمت قرآن وازواج مطہرات کی ناموس و عزت پر حملہ آور ہوا تو رب تعالی نے اس کفر کی سرکوبی اور علاج بالمزاج کے لئے مجدد وقت امام اہلسنت حق گوئی وبے باکی کے علمبردار حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو مدمقابل لا کھڑا کیا...... مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دشمن کی رگ جاں کو ایسا دلائل وجرأت سے دبایا کہ اس کی چیخیں نکل گئیں۔ بالخصوص عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے پرچار کے لئے مدح صحابہ کی آواز گھر گھر قریہ قریہ بستی بستی گلی گلی کوچہ کوچہ ہر بام وہر گام پہنچائی اور شیعہ کی طرف سے قدح صحابہ رضی اللہ عنہم کی ضلالت کا زور ٹوٹنا شروع ہوا جو لوگ شیعہ کی تنقید بر صحابہ رضی اللہ عنہم سے متاثر ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس ہستیوں سے جہالت کی وجہ سے متنفر ہوجاتے وہ اب عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ترانے قرآن وسنت کی روشنی میں سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حقیقی مقام وعظمت وشان سے متاثر ہوکر انکے الحمدللہ گن گانا شروع ہوچکے ہیں اور ملک میں بہت بڑی تبدیلی اس حوالہ سے موجود ہے اسی طرح شیعہ پراپیگنڈہ سے متاثر ہوکر اہلسنت اسلام کی عظیم شخصیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ رازدان، برادران لاء، کاتب وحی، فاتح

شام خال المسلمین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بھی بہت بدگمانی کا شکار ہو کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف اپنے ذہن و نظریات کو خراب کر بیٹھے تھے۔طرفہ تماشا یہ کہ اس مقدس جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کے نام مبارک اسم معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی متنفر ہو گئے۔نام رکھنا تو دور کی بات سننا تک گوارہ نہ تھا۔بھلا ہو مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا اور ان کی جماعت سپاہ صحابہ اور سپاہ صحابہ کے قائدین ،خطباء کا جنہوں نے اس عنوان پر قوم کا ذہن صاف کیا اور شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور نام امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر قرآن وسنت کے دلائل سے روشنی ڈالی جس کے نتیجے میں آج یہ نام اتنا کثرت سے عام ہوا ہے کہ

ملک میں سینکڑوں مساجد کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سینکڑوں مدرسوں کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سینکڑوں اکیڈمیوں کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سینکڑوں مکتبوں کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سینکڑوں چوکوں ،چوراہواں اور سڑکوں کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سینکڑوں سرکاری رپورٹوں میں
تقریر،تحریر،شخصیت یا جگہ کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے
ہزاروں بچوں کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
بڑوں کے نام کی کنیت معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
علماء کرام کے نام میں معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پرچم میں نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
کتابوں کے اوراق میں پھیلا ہوا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
کئی علاقوں میں درو دیوار پر پہاڑوں پر لکھا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے
پھر شعر میں تھوڑی سی تبدیلی کر کے کہنا پڑے گا

؎ اس نام معاویہ رضی اللہ عنہ میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

آیئے پھر آپ بھی عہد کریں کہ۔ نام معاویہ رکھیں گے

ان دلائل کے بعد اب کم از کم اہلسنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے والوں کو دشمن شیعہ کے غلیظ پراپیگنڈے کا ڈھونگ سمجھ آ گیا ہوگا......لھذا آج سے عہد کریں کہ انشاء اللہ آئندہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اپنے عقائد و نظریات، دل و دماغ میں کسی قسم کی کوئی بدگمانی اور نفرت کا شائبہ تک نہ لائینگے...... بلکہ عملی طور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے خود اپنا نام معاویہ رکھیں گے یا اپنے بچوں کا نام معاویہ رکھ کر اپنی کنیت اس کی طرف منسوب کر کے رکھیں گے یعنی ابو معاویہ.......... یا اپنے نام کے ساتھ تخلص یا لقب کے طور پر معاویہ ملا لیں مثلاً نام عبداللہ ہے تو آئندہ عبداللہ معاویہ...... عبدالرحمٰن ہے تو آئندہ عبدالرحمٰن معاویہ...... محمد طیب ہے تو آئندہ محمد طیب معاویہ، محمد علی معاویہ، محمد عمر معاویہ ہونا چاہئے...... ہر طرف معاویہ کے نام کی ایک دھوم مچا دیں تا کہ دشمن کو پتہ لگے کہ مسلمان اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی نسبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کتنی محبت کرتے ہیں......

مجھ کو تو اپنی جان سے بھی پیارا ہے نام ان کا
شب اگر ہے حیات ، ستارا ہے نام ان کا

ہر گھر میں ایک معاویہ ضرور ہو

زیادہ نہیں تو کم از کم ہر گھر میں ایک معاویہ ضرور ہو۔ یہ طے کر لیں کہ گھر میں ایک شخص یا ایک بچے کا نام معاویہ ہو خصوصاً سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے حضرات اپنے اوپر فرض سمجھ لیں کہ ہم اپنے گھر میں ایک نام ضرور معاویہ رکھیں گے...... میں نے تقاریر میں جلسوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں اس بات کا عہد لیا ہے اس دعا کے ساتھ بھی کہ جس کی شادی نہیں ہوئی۔ میں اللہ رب العزت سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوان بچوں اور بچیوں کی جلد اور من پسند شادی کروادیں اور یہ منت مانگیں کہ یا اللہ ہم انشاء اللہ پہلے بچے کا نام محمد معاویہ رکھیں گے۔ بحمد اللہ بندہ ناچیز کے بڑے بیٹے کا نام حسنین معاویہ ہے جس کی نسبت سے ابو معاویہ کنیت ہے۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ چھوٹے بیٹے کا نام محمد انس سفیان ہے اس کی عمر تین سال ہے اس نے از خود ایک دن یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجھے (انس) معاویہ بولا کرو۔

نام بھاری ہے

بعض مسلمان تمام تر دلائل اور سمجھانے کے باوجود توہم پرستی کا شکار ہوتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی جناب بات تو ٹھیک ہے مگر یہ نام بڑا بھاری ہے لہٰذا نہیں رکھنا چاہئے بچہ بیمار رہتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے صحیح العقیدہ مسلمان کو اس قسم کے خیالات نہیں رکھنے چاہئیں۔ یہ شرعی احکام کے بالکل خلاف ہے ......ہم آپ کو سینکڑوں ایسے بچے دکھادینگے۔ کہ جنکا نام معاویہ ہے اور وہ ماشاء اللہ تندرست ذہین فطین نیک ہیں اور سینکڑوں بچے ایسے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جنکا نام معاویہ نہیں مگر وہ کمزور، مفلوج اور مفلوک الحال ہیں ...... تو یہ نام کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ بیماری قدرت کی طرف سے ہے۔...... زیادہ سے زیادہ نام رکھتے وقت آپ ایسا کریں کہ معاویہ کے ساتھ محمد اسم مبارک بھی ملالیں اس نسبت سے

بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی پورا ہو جائے اور برکت بھی حاصل ہو۔ مثلاً محمد معاویہ نام رکھ لیں تو انشاء اللہ سونے پر سہاگہ ہوگا۔

احساس زیاں مر نہ جائے تو کافی ہے
ذی عقل کے لئے اک اشارہ بھی

علی معاویہ بھائی بھائی

یہ نام رکھنے کی ہم ترغیب دیتے ہیں اور اہلسنت میں اس نام والے حضرات مل جائیں گے۔ اس کا مقصد ایک تو دونوں حضرات سے محبت وعقیدت کا اظہار ہے۔ اور دوسرا دشمن کے اس پراپیگنڈے کا رد بھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ نہیں بلکہ ان میں باہمی ایک دوسرے کا احترام، اعتماد، اخوت، بھائی چارہ تھا جس کی تفصیل نہج البلاغہ اور دیگر کتب میں موجود ہے۔

اس لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھائی بھائی ۔ سبائی تیری شامت آئی آئی۔

پھر اتفاق یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عملاً بھی ان ناموں کے دو سگے بھائی موجود ہیں ۔ مثلاً حکم کے ایک بیٹے کا نام علی رضی اللہ عنہ دوسرے کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ دونوں علی رضی اللہ عنہ بن حکم معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم سگے بھائی ہیں ان کو حقیقی طور پر بھی کہہ سکتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھائی بھائی...... (یہ دونوں غزوہ خندق میں شریک ہوئے) لہٰذا آپ بھی علی معاویہ نام رکھ سکتے ہیں۔ (الاصابہ)

دعوت فکر

اہل تشیع کا دعویٰ ہے کہ ہمیں اہل بیت سے محبت ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد باقر وغیرھم ہمارے عقیدے وعقیدت کا محور ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کی تعریف اور تقاضوں کے متعلق جو فرمایا اس پر غور فرمائیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

''المحبه دخول صفات المحبوب على البدل من صفات المحب''

یعنی کہ محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ محبّ کی ساری صفات دپر (ختم) ہو جائیں اور محبوب کی صفات اس میں آجائیں کہ دیکھنے والے کو تو۔ تو نہ لگے بلکہ وہ ہو جائے .... تو پھر چاہیے تو یہ کہ جن سے محبت ہے ان کے عقائد واعمال واخلاق اپنائیں .... کیونکہ یہی محبت کا تقاضہ ہے اور دیکھنے والے شیعہ کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ واقعی محبّ اہل بیت رضی اللہ عنہم ہیں یا علی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ...... مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے .... شاید ایک شاعر نے اسی قسم کے محبت کے دعوے داروں کے لئے کہا ہے۔

لو كان حبك صادقاً لا طعته

ان المحب لمن يحب مطيع

اگر تیری محبت میں صداقت ہوتی تو تو اپنے محبوب کی فرمانبرداری کرتا۔ کیونکہ محبّ، محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے ....

اس لئے کہتا ہوں کہ شیعو اگر تمہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ وحضرت حسین رضی اللہ عنہ سے واقعی محبت ہوتی تو تم بھی ان کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا احترام بھی کرتے، اطاعت بھی کرتے اور علی رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کی محبت میں ان کی طرح اپنے بچوں کے نام بھی معاویہ رضی اللہ عنہ رکھتے ...... (اب بھی اگر ایسا ہو سکے تو کر لو) مگر حقیقت ہے کہ

ٹپکتی ہے نگاہوں سے برستی ہے اداؤں سے

محبت یا عداوت کون کہتا ہے پہچانی نہیں جاتی

☆☆☆☆☆

صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کے لئے وعید

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

اللہ تعالیٰ کی نظر میں

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان یلقی اللہ عبد بذنوب العباد خیر له من ان یبغض رجلا من اصحابی فانه ذنب لا یغفر له یوم القیامة او کمال علیه الصلوة والسلام نزہۃ المجالس جلد۲۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملنا کہ اس پر بندوں کے گناہ ہوں۔ یہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ بغض رکھتا ہو میرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے کیونکہ یہ ایسا گناہ ہے جو قیامت کے دن نہیں بخشا جائے گا۔

حضور اقدس ﷺ کی نظر میں

ابتدائی طور پر تو آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ اللہ اللہ فی اصحابی ...... اللہ اللہ فی اصحابی ۔ کہ خبردار! خبردار! میرے صحابہ کے متعلق اللہ کا خوف رکھو۔

پھر دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بات بحث و مباحثہ میں شروع ہو جائے تو تعریف تو کرو مگر تنقید کے متعلق فرمایا **اذا ذُکر اصحابی فامسکوا** ۔ اپنی زبان بند رکھو۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص کی میت لائی گئی تا کہ آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھائیں لیکن آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار فرما دیا ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا **کَانَ یُبْغِضُ عُثْمٰنَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰه** یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں ۔ مزید حضور اکرم ﷺ کا فرمان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ جس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا وہ ہلاک ہو گیا ۔ ابن کثیر نے ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس خلفائے راشدین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ، حضرت علی رضی اللہ عنہ ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ایک آدمی آیا جس کا نام راشد الکندی ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راشد کے متعلق فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ یہ شخص ہمیں برا بھلا کہتا ہے ۔ آپ ﷺ نے اس کو ڈانٹا وہ راشد کہنے لگا ایسا نہیں ہے میں تو صرف حضرت معاویہ کو رضی اللہ عنہ کچھ نہ کچھ کہہ دیتا ہوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بربادی ہو تیری کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میرا صحابی رضی اللہ عنہ نہیں ہے؟ پھر آپ ﷺ نے لوہے کا ایک ڈنڈا عطا فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور ان سے کہا کہ اسے پیچھے کی طرف سے مارو! جب انہوں نے مارا تو آنکھ کھل گئی جب صبح ہوئی تو پتہ لگا وہ شخص اچانک مر گیا ہے......

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والا امت سے خارج ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَ سَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهُ الْمُسْلِمِيْنَ حَقٌّ** ۔ (مظاہر حق)

جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھے انکو گالی نکالے اس کو مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہونے کا کوئی حق نہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوالحسن! جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی بھی برائی کرتا ہے تو سمجھ لے اس کا اسلام صحیح نہیں ہے اور اس کا ایمان مشکوک ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۸) (مفہوم)

علامہ تفتازانی کی توہین اور انجام

بسا اوقات دشمن کا پھیلایا ہوا فتنہ اتنا مؤثر اور کارگر ثابت ہوتا ہے کہ بڑے بڑے صاحب علم و دانش اور صاحب تقویٰ بھی اس کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ...... ایسے ہی بہت سی بلند پایہ ہستیاں آپ کو ملیں گی۔ کہ جو شیعہ کے لٹریچر سے متاثر ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بہت کچھ کہہ دیتے ہیں۔

ان میں سے ایک صاحب علامہ سعد الدین تفتازانی ہیں۔ ایک مثال دیتے ہوئے مختصر المعانی کے باب **تحت احوال المسند الیہ تعریف بالعمیہ** میں رقم طراز بقلم دراز ہیں کہ **فا لتعظیم ماخوذ من لفظ علی لا خذہ من العلو"...... والا ھانة ماخوذ من لفظ معاویہ. لا نہ ماخوذ من العوی وھو مراح الذئب والکلب**

ترجمہ: پس تعظیم لفظ علی سے ماخوذ ہے کہ اس میں علو یعنی بلندی کے معنی و مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور اہانت لفظ معاویہ سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ وہ ''عوی'' سے لیا گیا ہے اور وہ بھیڑیئے اور کتے کا بھونکنا ہے...... اور مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ **رَكِبَ عَلِىٌّ وَهَرِبَ مَعَاوِيه**...... علی سوار ہوئے اور معاویہ بھاگ گیا...... (معاذ اللہ)۔ اتنے بڑے

علاے فہامے سے ایسی جاہلانہ حرکت کی توقع نہیں...... یہ صرف اور صرف بغض معاویہ رضی اللہ عنہ یا شیعیت کے اثرات ہیں...... عویٰ کا معنی صرف یہی تو نہیں اور معانی بھی ہیں...... اور مثال کے لئے دیگر الفاظ کا استعمال بھی کیا جا سکتا تھا...... یا پھر یہ بھی اسی سازش کا حصہ تو نہیں جس کے تحت نحو، صرف کی ابتدائی کتب میں مثال کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ کے نام استعمال کئے جاتے ہیں۔ (ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً)۔

اس گھناؤنی حرکت پر ہم کوئی تبصرہ کریں تو بے ادبی شمار ہوگا چھوٹا منہ اور بڑی بات، بڑوں کی بے ادبی ہو جائے گی۔ یہ خیال نہ آئے گا کہ بڑے صاحب نے اتنے بڑے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر دی اس لئے بجائے از خود کچھ کہنے کے حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند کے جلیل القدر مفسر، محدث نے اس مکروہ مثال پر جو تبصرہ کیا ہے وہ پیش خدمت ہے...... **ولا یخفی مافیہ من سوء الادب فی حق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ والجرأۃ علیہ بمالا یلیق** فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں جو جرأت اور بے ادبی اور گستاخی اس مثال مکروہ میں پائی جاتی ہے وہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ یہ بے ادبی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بلند پایہ منصب کے بالکل خلاف اور نامناسب ہے...... بلکہ اگر اس کو فرضی مثال پر محمول کرتے ہوئے علی و معاویہ والے دوسرے اشخاص مراد لیں تب بھی اس مثال میں ضرور بے ادبی پائی جاتی ہے......

اگر بے ادبی نہ ہو تو یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ علامہ تفتازانی جیسے اتنے بڑے فنون کے امام نے جب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حیا نہ رکھا تو خود علامہ تفتازانی کے ساتھ بھی یہ ہوا کہ یہ بادشاہ تیمور کے دربار کے خاص مقام والے افراد میں سے تھے۔ دربار میں علمی مباحث ہوتی رہتی تھیں ایک دن اپنے شاگرد میر سید شریف جرجانی سے مناظرہ مباحثہ ہوا۔ نعمان معتزلی حکم تھا۔ اس مناظرہ میں علامہ موصوف اپنے شاگرد سے ہار گئے اس دربار میں ان کی بڑی سبکی ہوئی چنانچہ موصوف علامہ اسی صدمہ میں صاحب فراش ہو گئے۔ کوشش کے باوجود تندرست نہ ہو سکے۔ بالآخر ۲۲ محرم ۷۹۲ھ سمرقند میں جاں بحق ہو گئے۔

اتنی بڑی شخصیت کا اتنی سی بات کو دل پر رکھ کر اسی صدمہ سے دنیا سے رخصت ہو جانا یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی و گستاخی کا ہی نتیجہ ہے...... اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا۔ بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ

؎ وہ توہین کھلے دشمن ان کا خیر سے کیا ذکر
دوستی مگر حضرت آپکی قیامت ہے

مسلمانو! خبردار

مسلمانوں کوخبردار رہنا چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے ایمان کا معیار ہیں یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کوشیعہ برا کہے تو قابل تنقید اور عنداللہ قابل گرفت ہے اورتم اپنے ہوکر تاریخ کے حوالہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو چاہو کہتے رہو کوئی بات نہیں؟......

شیعہ ہو یا مسلمان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کریں گے وہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب وقہر کی گرفت میں آئیں گے۔ جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا۔ اس لئے احتیاط کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆

کرن دشمن وی تعریفاں ...... لیاقت ایہہ جہی ہووے!

یہ پنجابی شعر کا مصرعہ ہے۔ یعنی کہ لیاقت ایسی ہو کہ دشمن بھی تعریف پر مجبور ہو جائے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کچھ ایسی ہی خوبیوں کے مالک تھے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی معترف ہوئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ متعدد مستشرقین نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوبیاں بیان کی ہیں لیکن یہاں صرف ایک شخص کے تاثرات لکھے جاتے ہیں۔

پروفیسر ہٹی موجودہ عرب دنیا کا سب سے بڑا مؤرخ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کو تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے لیکن ان سب چیزوں کے باوجود سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کمالات وفضائل کا اسے بھی اقرار کرنا پڑا۔ وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب میں لکھتا ہے۔

"معاویہ میں سیاسی حس اپنے سے قبل تمام خلفاء سے قریباً زیادہ ہی تھی۔ عرب مؤرخین کے نزدیک ان کی سب سے بڑی خوبی "حلم و بردباری" تھی۔ یعنی وہ غیر معمولی قابلیت جس سے کہ طاقت کا استعمال صرف اسی وقت کیا جاتا ہے۔ جب وہ انتہائی ضروری ہوتا۔ ورنہ ہر موقع پر نرمی اور بردباری سے کام لیا جاتا۔ وہ اپنی نرمی اور ملائمت سے دشمن کو غیر مسلح کر دیتے تھے۔ ان کا دیر سے غصہ میں آنا اور اپنے آپ پر مکمل ضبط انہیں ہر موقع پر کامیاب وکامران بنا دیتا تھا۔ چنانچہ وہ خود کہتے ہیں کہ میں اس جگہ اپنی تلوار استعمال نہیں کرتا جہاں میرا کوڑا کام دیتا ہے اور جہاں میری زبان سے کام بنتا ہے۔ وہاں میں اپنا کوڑا استعمال نہیں کرتا اور جہاں میرے اور لوگوں کے درمیان ایک بال کے برابر بھی رشتہ قائم ہو۔ میں اسے نہیں توڑتا۔ کیونکہ جب وہ اسے کھینچتے ہیں تو ڈھیلا کر دیتا ہوں اور جب وہ ڈھیلا کرتے ہیں تو میں کھینچ لیتا ہوں"......

مستشرق ہٹی آگے لکھتا ہے:۔

ان سب خوبیوں کے باوجود معاویہ رضی اللہ عنہ کئی مؤرخین کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہیں۔ وہ انہیں اسلام میں پہلا "ملک" (بادشاہ) سمجھتے ہیں۔ حالانکہ عرب مؤرخین کے نزدیک یہ لقب نہایت ناپسندیدہ ہے۔ مؤرخین کے خیالات پر ان تنگ نظر لوگوں کا عکس ہے۔ جو انہیں خلافت نبوت کو تبدیل کرنے والا سمجھتے ہیں۔

''اسلامی تاریخ نے جو کہ زیادہ تر عباسی عہد خلافت میں شیعی اثرات کے تحت مرتب کی گئی ہے۔ان کے دینی کمالات کو قابل اعتراض اور مشکوک بنا دیا ہے۔ابن عساکر کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک بہترین مسلمان ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور کے آنے والے اموی خلفاء کے لئے حلم بردباری، شجاعت و بسالت، دانائی وزیرکی اور تدبر وسیاست کے بہت سے اصول چھوڑے جن پر کچھ خلفاء نے عمل بھی کیا۔وہ فرمانرواؤں میں سے بہترین فرمانروا تھے۔ (ہسٹری آف دی عربیز ص ۱۹۷، ۱۹۸)

شان معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھنے کے لئے ان کو ضرور پڑھیں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شان صحابہ رضی اللہ عنہم اور شان معاویہ میں کیا فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ...... نے شان صحابہ رضی اللہ عنہم وحضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کیا فرمایا۔مناظر و محقق العصر حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ آف محمدی شریف جھنگ کی تصنیف سیرۃ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دو جلد مکمل۔

حضرت مولانا ظفر اقبال صاحب کی تصنیف۔امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ۔

حضرت مولانا قاضی محمد طاہر الھاشمی صاحب......حویلیاں ایبٹ آباد کی تصنیف۔ فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ، اعتراضات کا جواب۔دو جلد۔

حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شخصیت و کردار کے آئینے میں

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ ......کی تصنیف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حقیقی جائزہ۔

حضرت مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ......کی تصنیف، کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور علامہ ابن حجر مکی کی تصنیف تطہیر الجنان۔

اور بریلوی حضرات مذکورہ کتابوں ہی کا مطالعہ فرمائیں یا پھر مولانا اللہ یار خان گجراتی کی کتاب ''شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' کا مطالعہ کریں۔

اور یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں :۔

کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پرکھنے کے لئے قرآن و سنت کا صاف شفاف آئینہ استعمال کریں۔تاریخ کا آئینہ نہیں۔

اس لئے کہ تاریخ انسانوں کی لکھی ہوئی ہے اور انسان خطا کا پتلا ہے......جب کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور احادیث کا مستند ذخیرہ ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو کہ نقائص سے پاک ہے صاف ہے،شفاف ہے......اس میں جس کو دیکھو گے وہ صاف ہی نظر آئے گا......

ان سے اپنا ایمان بچایئے

کچھ لوگ انسان نما بھیڑیئے ہوتے ہیں......اور کچھ لبادہ خضر میں ایمان کے ڈاکو۔ظاہری چرب زبانی اور جبہ و دستار پر نہ جایئے۔حقیقت حال کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھیں۔

؎ شیخ گفتار کے تو جبہ و دستار کو نہ دیکھ
یہ تو پھندے ہیں مریدوں کو پھنسانے کے لئے

یہ بات مشہور ہے کہ جب قادیانیت کے خلاف پاکستان کی قومی اسمبلی میں بات چلی تو مرزا طاہر ملعون جب اسمبلی حال میں داخل ہوا تو اس کی ظاہری بزرگی،سفید لباس ورومال،سفید ڈاڑھی و دستار کو دیکھ کر ایک بار اسمبلی میں سناٹا چھا گیا اور ارکان اسمبلی دم بخود رہ گئے کہ اس فرشتہ صفت شخصیت کو علماء کرام کافر کہتے ہیں۔ادھر علماء کرام حیران و پریشان کہ جنہوں نے ۹۰ سال اس دجل وفریب کو آشکارا کرنے کے لئے تحریک چلائی ہوئی تھی اتنے دلائل کے انبار اتنی قربانیاں......مگر اس ایک سوال کا جواب کیا بنے؟......کہ جناب اس سفید پوش فرشتہ صفت انسان کو آپ کافر کہتے ہیں......مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت آئی......جب اس جبہ و دستار سفید پوش شخص مرزا طاہر نے خود بولنا شروع کیا......تو زبان سے غلاظت ہی غلاظت،کفر ہی کفر ہذیان بکتا گیا تو ارکان نے خود فیصلہ کرلیا کہ واقعی علماء

کرام نے صحیح کہا تھا۔ یہ کافر ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہے ......اسی طرح سادہ لوح مسلمان بعض لوگوں کی شستہ کلامی ،سفید پوشی ...... پر اندھا اعتماد کر کے اپنا ایمان اور عقیدہ خراب کر بیٹھتے ہیں۔اس لئے میری درخواست ہے کہ ایسوں سے بچئے۔چاہے وہ کفار کی صف میں ہوں یا لبادہ اہلسنت کا اوڑھ رکھا ہو؟

اسی طرح ماضی قریب میں چند افراد ایسے گزرے ہیں جنہوں نے تحقیق کے نام پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کو بہت تبرٰی اور تنقید کا نشانہ بنایا ان میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں۔

شیعہ مجتہد غلام حسین نجفی ...... نے کتاب خصائل معاویہ رضی اللہ عنہ ،سیاست معاویہ رضی اللہ عنہ میں شدید تنقید کی ہے یہ دونوں کتابیں غلاظت کا ڈھیر ہیں

اور اہل سنت کے لبادہ میں

محمود محدث ہزاروی...... نے حویلیاں ایبٹ آباد میں اپنی تقریروں ،تحریروں میں جہنمی تک کہا ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی...... نے اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں (سابقہ ایڈیشن)

پیر نصیر الدین گولڑوی...... نے اپنی کتاب نام ونسب کے آخر میں چھے سات عنوان لگا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہا ہے۔

اور اس طرح کی چند اور ہستیاں بھی ہیں ......ان کے عقیدت مند یقیناً غصہ میں لال پیلے ہونگے مگر وہ پہلے صحابہ رسول ﷺ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کی مغلظات پڑھیں پھر تبصرہ کریں۔

شیخ گفتار کے تو جبہ و دستار نہ دیکھ
یہ تو پھندے ہیں مریدوں کو پھنسانے کے لئے

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسم معاویہ رضی اللہ عنہ میں مناسبت

یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک، محترم، مقدس نام اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار فضائل و برکات و کرامات ہیں من جملہ ان میں سے ایک حیرت انگیز چیز بابا گورونانک نے بیان کی ہے (جو کہ سکھوں کے پیشوا تھے) وہ کہتا ہے۔

ہر عدد کو چوگن کر لو دو کو اس میں دو بڑھائے
پورے جوڑکو پنج گن کرلوبیس سے اس میں بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کرلو دو کو اس میں دو بڑھائے
گرونانک یوں کہے ہر شے میں محمد کو پائے

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر عدد یا ناموں کے ہر عدد میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی نسبت نظر آتی ہے

طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ اسم مبارک ''محمد'' کے عدد کتنے بنتے ہیں مثلاً

م	ح	م	د	کل عدد ہوئے
۴۰	۸	۴۰	۴	۹۲

بابا گرونانک یہ کہتے ہیں کہ پہلے ہر عدد کو چار گُنے کرلو (یعنی چار سے ضرب دو) اور پھر دو کو اس میں بڑھادو، پھر اس چار گُنے کو پانچ گُنے کر کے (یعنی پانچ سے ضرب دے کر) بیس سے اس کو تقسیم کرلو۔ اب باقی جو بچے اس کو نو گُنے کرلو (یعنی نو سے ضرب دو) پھر اس میں دو بڑھادو۔ نتیجتاً ۹۲ عدد آئے گا جو کہ اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عدد ہے۔

(گرونا نگ، نقوش جلد ۴ ص ۴۹۹)

مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کے عدد بنتے ہیں ۳۱۰ یعنی کہ

ع	م	ر	کل عدد
۷۰	۴۰	۲۰۰	۳۱۰

310
X 4
1240
+ 2
1242
X 5
6210

20 | 6210 | 31
60
21
20
10
X 9
90
+ 2
92

عمر رضی اللہ عنہ

اب اسم معاویہ رضی اللہ عنہ کے عدد نوٹ فرمائیں مثلاً معاویہ رضی اللہ عنہ کے عدد بنتے ہیں ۱۳۲ یعنی کہ

م	ع	ا	و	ی	ہ	کل عدد
۴۰	۷۰	۱	۶	۱۰	۵	۱۳۲

132
X 4
528
+ 2
530
X 5
2650

20 | 2650 | 132
20
65
60
50
40
10
X 9
90
+ 2
92

معاویہ رضی اللہ عنہ

عبرت آموز

ومن یکون یطعن فی معاویہ
فذاك كلب من كلاب الهاويه

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔
(علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض)

سبق آموز

حضرت علامہ قاضی ابوبکر بن الغربی رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز وصیت موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے سبق آموز ہے۔ وہ فرماتے ہیں

''میں تم سے برملا کہتا ہوں کہ جب تم اپنے خلاف دینار بلکہ درہم تک کا دعویٰ اس وقت تک تسلیم نہیں کر سکتے جب تک (تمہیں یقین نہ ہو جائے) کہ مدعی سچا، تہمات سے بری اور نفسانی خواہشوں سے پاک ہے، تو تم احوالِ سلف اور مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایسے آدمی کی بات کیسے مان لیتے ہو، جس کی عدالت تو کجا، دین میں بھی اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔'' (العواصم من القواصم ص 252)

مکتبۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لاہور

پاکستان میں واحد ادارہ، نامور علماءِ حق و شہدائے ناموس صحابہ کی نایاب کتب، سی ڈیز، ڈائریاں، کیلینڈر، سٹیکر، بیج وغیرہ دستیاب ہیں۔ ہول سیل کیلئے خصوصی رعایت 0300-4443817,0332-2460565

کتاب	مصنف	قیمت
عقیدۂ توحید اور ردِ شرک	علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	150
سیرت محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	150
طلوعِ سحر	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	200
رہبر و رہنما (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نایاب کتاب)	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	200
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	100
خلافت ورلڈ آرڈر	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	100
سیرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	120
خلفاءِ راشدین	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	120
تحریکِ آزادی کے نامور سپوت	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	100
تاریخی دستاویز	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	800
جذبوں کی صداقت	مولانا طارق جمیل	125
میرا جرم کیا ہے؟	مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ	150
ٹوٹ گئی زنجیر	مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ	150
پیغام سال نامہ اعظم صاحب کی زندگی پر	مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی	360
ایرانی انقلاب	مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	100
سنی مؤقف	علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ	75
دو بھائی (خمینی اور مودودی)		115
حوصلوں کی جنگ	محمد عمران میو	125
شیعہ اور قرآن	مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	100
بکھرے موتی	مولانا محمد یونس پالنپوری	150
حرمت ماتم	علامہ خالد محمود	100
شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت	مولانا حافظ محمد مہر	75
مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم	خلیفہ مجاز مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ	65
آپریشن خلافت	بریگیڈیئر مستنصر باللہ	90
علامہ حق نواز شہید نمبر	اہلسنت والجماعت پاکستان	350

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ الآيۃ (قرآن کریم)

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (حدیث شریف)

تسکین فی الصدور

تحقیق احوال الموتیٰ فی البرزخ والقبور

جس میں قرآن کریم صحیح احادیث اور حضرات سلف صالحین رحمہم اللہ کی واضح عبارات سے قبر کا مفہوم اور راحت وعذاب قبر کے بارے میں اسلامی نظریہ بیان کیا گیا ہے۔ اور صحیح احادیث اور ٹھوس عبارات سے قبر میں اعادۂ روح پر نفیس اور مدلل بحث کی گئی ہے۔ نیز حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور میں حیات اور عندالقبو ران کے سماع پر واضح دلائل اور براہین سے تحقیق کی گئی ہے اور عام سماعِ موتی پر بھی مختصر مگر اصولی بحث کی گئی ہے اور مسئلہ توسل پر بھی بحمداللہ تعالیٰ سیر حاصل اور باحوالہ بحث کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں کئے گئے اعتراضات کے کتب تفسیر وعقائد، شروح حدیث اور فقہ سے بفضلہٖ تعالیٰ مسکت جوابات عرض کئے گئے ہیں۔ نیز اس طبع میں تسکین الصدور پر کئے گئے قابل توجہ اعتراضات کا بھی خوب جائزہ لیا گیا ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

مؤلفہ

ابوالزاھد محمد سرفراز خان صفدرؒ

خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظھم و کلھم فی انفسھم قولا بلیغا

خطبات و نصائح

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خطبات، نصائح واقوال پر منفرد کتاب

مرتب

ابومعاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

مکتبۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لاہور

0300-4443817,0332-2460565

حضرت والد صاحب گرامی قدر مولانا محمد عبدالمعبود دامت برکاتہم کی

گراں قدر تصانیف

- ☆ تاریخ مکۃ المکرمہ ۳ حصے کامل
- ☆ تاریخ مدینۃ المنورہ
- ☆ شمائل وخصائل نبوی ﷺ
- ☆ شاہ کونین ﷺ کی شہزادیاں
- ☆ عمدۃ المناسک
- ☆ تذکرہ مصنفین صحاح ستہ
- ☆ عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم
- ☆ خواتین کا حج وعمرہ
- ☆ خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا
- ☆ سیرت امہات المومنین
- ☆ تذکرہ اہل بیت طہار
- ☆ نماز کی مکمل کتاب
- ☆ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا
- ☆ خواتین کی نماز
- ☆ مسائل قربانی
- ☆ مسائل میت
- ☆ ایصال ثواب شرعی حیثیت
- ☆ بچوں کی تربیت کا اسلامی انسائیکلوپیڈیا
- ☆ عظمت والدین
- ☆ خلق عظیم